شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

نومبر 2002ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

ملتان

لولاک

شمارہ نمبر ۸ ★★★ ★★ جلد ۶/۳۹

ووٹر فارم سے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

قادیانی مسائل

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام مالکؒ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 8 جلد نمبر ۲۹/۶ قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے

سالانہ ۔۔۔ ۱۰۰ روپے ۔ بیرون ملک ۔۔۔ ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرۃ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرۃ مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر: حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد ثاقب

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا احمد بخش ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا غلام مصطفےٰ

مولانا فقیر اللہ اختر ○ مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا قاضی احسان احمد مولانا محمد قاسم رحمانی چوہدری محمد اقبال

رابطہ ، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ، ملتان ، پاکستان

فون - ۵۱۴۱۲۲ فیکس - ۵۴۲۲۷۷

ناشر ، صاحبزادہ طارق محمود ، مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعۃ ، جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

اداریہ		3
ایک اور امریکی زیادتی	ادارہ	6

مقالات ومضامین

حضرت امام مالکؒ	مولانا اللہ وسایا	9
مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مولانا غلام غوث ہزارویؒ	12
حضرت امام مسلمؒ	مولانا اللہ وسایا	16
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	17
ووٹر فارم سے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	21

ردقادیانیت

خاتم النبیین	جناب احمد حسن	31
قادیانی مسائل	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	35
یوسف کذاب کا انجام	قاری عبدالوحید	43

متفرقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف	ادارہ	46
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	50
قافلہ آخرت	ادارہ	62
تبصرہ کتب	ادارہ	64

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

حالیہ عام انتخابات حالات کے تناظر میں!!!

(نوٹ: یہ اداریہ انتخابات سے دو روز پہلے تحریر کیا گیا ہے۔)

جب یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا ملک میں ہونے والے عام انتخابات کے نتائج منظر عام پر آچکے ہوں گے۔ نتائج کیا ہوں گے؟ کون سی پارٹی واضح اکثریت حاصل کرتی ہے؟ انتخابات کے نتیجہ میں صوبوں میں کیسی حکومتیں تشکیل پاتی ہیں؟ کس خوش نصیب کے سر ہما بیٹھتا ہے؟ انتقال اقتدار کیسے پل صراط سے گزار کر دیا جائے گا؟ حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں وجود پانے والی حکومت بااختیار ہوگی یا اسے محض ربڑ سٹمپ کی حیثیت حاصل ہوگی؟ آئندہ پارلیمنٹ موثر ہوگی یا معلق ہوگی؟ نئے دور کے خوشنما وعدوں کے پیش نظر کیا تبدیلی ممکن ہوگی؟ کیا عوام کو مہنگائی بے روزگاری کے شکنجے سے رہائی نصیب ہوگی؟ کیا حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں ملک کی قسمت اور قوم کی تقدیر بدل جائے گی؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر محب وطن شہری کے دل و دماغ میں سمندر کی لہروں کی طرح اٹھتے ہیں اور جھاگ بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔

حالیہ انتخابات کو قومی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ یہ انتخابات 11 ستمبر 2001ء کے ناقابل فراموش واقعہ کے بعد ایسے مخصوص حالات میں ہو رہے ہیں جب امریکہ عالمی بالادستی کے حصول کی اعصاب شکن جنگ میں مصروف ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے ہیں۔ حالیہ انتخابات میں پہلے جیسا جوش و خروش مفقود ہے بلکہ ان انتخابات میں تو بلدیاتی انتخابات جیسی گہما گہمی اور جوش و جذبہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ یہ عوام الناس کی عدم دلچسپی کا واضح ثبوت ہے۔ غیر یقینی صورتحال کا یہ عالم ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں نے رابطہ عوام مہم کا آغاز بھی دیر سے کیا۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے انتخابات میں حصہ لینے والی سیاسی جماعتوں کو منشور پیش کرنے کا پابند کیا گیا۔ بعض بڑی سیاسی جماعتوں کے منشور انتخابی مہم کے اختتام کے قریب مرتب ہوئے۔ نہ وہ منشور حلقہ انتخاب کے ووٹروں

تک پہنچے اور نہ ہی امیدوار خود اس کا مطالعہ کر سکے۔ دلچسپ صورت حال یہ کہ بعض امیدوار اپنے حلقہ انتخاب کا پوری طرح احاطہ بھی نہ کر پائے۔ یہ سبھی کچھ حالات کے غیر یقینی ہونے کا ثبوت ہے۔

حالیہ انتخابات ملک میں ہونے والے سابقہ انتخابات سے یکسر مختلف ہیں۔ تین سیاسی جماعتوں کی قیادت کو سیاست سے آوٹ کر کے ہونے والے انتخابات شاید ان کی عدم موجودگی کے باعث بے کیف اور بے رنگ نظر آتے ہیں۔ اب تک قیاس آرائیوں کی بنیاد پر یہ کہا جارہا ہے کہ کوئی پارٹی واضح اکثریت حاصل نہ کرپائے گی۔ حکومت بظاہر مسلم (ق) گروپ پر مہربان نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ انتخابی مہم کے دوران اس گروپ پر سرکاری نوازشات کی برسات دکھائی دیتی ہے۔ (ق) گروپ کو کامیاب کروانے کے لئے سرکاری وسائل کے بے دریغ استعمال کے الزام کی صدائے بازگشت بھی متحارب جماعتوں کی طرف سے سنائی دی جارہی ہے۔ کسی بھی پارٹی کی واضح اور اکثریتی کامیابی حکومت کی منصوبہ بندی کے لئے دردسر ہونے کا باعث بن سکتی ہے۔ چنانچہ تجزیہ نگاروں کا کہنا کہاں تک درست ہے اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ریفرنڈم کی طرح مطلب کے نتائج کے حصول میں حکومتی کس حد تک جھرلو پھیرا جائے گا۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ حکومت چند نشستوں پر تو دھاندلی کرسکتی ہے کیونکہ حکومتی روایات کو برقرار رکھنا بھی تو ضروری ہے۔ لیکن پورے انتخابی عمل کو تبدیل کرنا حکومت کے بس کی بات نہیں۔ ریفرنڈم اور عام انتخابات میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مسلم لیگ (ق) گروپ تمام تر دعوؤں کے باوجود خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کرپائے گا:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

انتخابات کے نتائج کو مدنظر رکھ کر جنرل پرویز مشرف مرکز اور صوبوں میں حکومتوں کے قیام میں کیا حکمت عملی اختیار کرتے ہیں؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بہتر بتائے گا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ طاقت' قوت اور مکمل اختیارات کی حامل فوجی قیادت کے لئے یہ کام زیادہ مشکل نہیں کیونکہ جنرل پرویز مشرف اپنے پیش رو جرنیلوں ایوب خان' یحییٰ خان اور ضیاء الحق کے سیاسی تجربات کی گائیڈ بک ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ کروڑوں پاکستانیوں کا سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ کیا حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں معرض وجود میں آنے والی حکومتیں اور جمہوری اداروں کی بحالی کے بعد کوئی تبدیلی واقع ہوگی؟ وطن عزیز کے کروڑوں غریب

انسان یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بلند بانگ دعوؤں کو عملی تعبیر کب ملے گی؟ ہر شہری کو سماجی انصاف کب ملے گا؟ وطن عزیز کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا خواب کب شرمندہ تعبیر ہوگا؟ سود سے پاک معیشت کا نظام کب لایا جائے گا؟ عدل وانصاف کا بول بالا کب ہوگا؟ ہنر مند کو اس کا حق اور غریب کو اس کا مقام معاشرے میں کب ملے گا؟ اسلامی اقدار کا تحفظ کب شروع ہوگا؟۔

حالیہ انتخابات اور اس کے نتیجہ پر قائم ہونے والی حکومت کے کردار کو مخصوص حالات کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد افغانستان پر امریکی یلغار پاکستان کے ہوائی اڈوں پر امریکی تسلط اور مداخلت پر تشویش بدستور موجود ہے۔ امریکہ کی دورخی پالیسی ہماری وحدت' سالمیت اور دفاع کے لئے باعث اضطراب ہے۔ امریکہ ایک طرف پاکستان سے فوجی تعاون اور دوسری طرف بھارت کے ساتھ جنگی مشقیں کرکے خطہ میں اپنے مخصوص مفادات کا طلب گار ہے۔ بھارت کی فوجیں بدستور پاکستان کی سرحدوں پر موجود ہیں۔ کشیدگی اور دباؤ برقرار رکھ کر من مانی کی پالیسی نے داخلی اور خارجی طور پر ملک کو متاثر کیا ہے۔ عالم اسلام گھمبیر مسائل سے دوچار ہے۔ یہودی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعہ عالم اسلام کی قوت کو غیر موثر بنایا جارہا ہے۔ مسلم ممالک کے وسائل پر قبضہ کرکے عالمی معیشت پر یہودیوں نے اجارہ داری حاصل کررکھی ہے۔ ایٹمی طاقت ہونے کے ناطے پاکستان کو اسلام کا قلعہ اور عالم اسلام کی آنکھ کا تارا سمجھا جاتا تھا۔ عالمی کولیشن کا حصہ بننے کے بعد ہمارے کردار نے ہمیں تنہا کرڈالا ہے۔ جن دنوں پاک بھارت سرحدوں پر جنگ کے بادل منڈلارہے تھے ہم سخت دباؤ میں تھے۔ اسلامی برادری کے کسی ایک ملک نے ہمارے لئے کلمہ خیر نہیں کہا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے تشخص کو کس قدر دھچکا لگا ہے اور ہمارا وقار کس قدر مجروح ہوا ہے۔ اسی الزام کو تسلسل سے دہرایا جارہا ہے کہ موجودہ حکومت امریکی ایجنڈے پر عمل درآمد کروارہی ہے۔ امریکی مداخلت کا اندازہ اندرون ملک ایف بی آئی کے چھاپوں سے لگایا جاسکتا ہے۔ ووٹ کے ذریعہ منتخب ہونے والی حکومت کیا امریکی ایجنڈے کو یکسر نظر انداز کرتی ہے یا سابقہ حکومت کی طرح عمل درآمد میں امریکہ سے تعاون بدستور جاری رکھتی ہے۔ اس بارے میں قبل از وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

متحدہ مجلس عمل کے مقتدر رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ملک کے نازک حالات کا احساس کرتے ہوئے ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک انتخابی

تشکیل دیا۔ متحدہ مجلس عمل نے قوم کو ایک واضح منشور دیا انہوں نے اسلام دوستی اور حب الوطنی کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا ہے جس کے نقوش مدتوں بر قرار رہیں گے۔ قوم کیا جواب دیتی ہے اس کا انحصار انتخابی نتائج پر ہے۔ متحدہ مجلس عمل اگر 25/30 نشستیں لینے میں کامیاب ہوگئی تو پارلیمنٹ کی سطح پر قوم کے لئے باعث طمانیت ہوگا۔ کیونکہ آنے والے حالات میں اسلام کی سربلندی' جمہوریت کی بحالی' آئین کی بالادستی اور پاکستان کی وحدت اور سالمیتی کے لئے موثر اور جاندار آواز کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت متحدہ مجلس عمل کے رہنما ہی پوری کر سکتے ہیں۔

ایک اور امریکی زیادتی

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے امریکہ میں سیکورٹی چیک کے لئے ملائیشیا کے نائب وزیراعظم کے جوتے اتروانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو اینٹی مسلم ہسٹیریا ہو گیا ہے۔ انہوں نے امریکہ کی جانب سے ملائیشیا کو دہشت گردی کے خطرے والے پندرہ ممالک میں شامل کئے جانے پر کہا کہ وہ اس صورت حال سے پریشان ہیں وہ کوئی چور یا دہشت گرد نہیں ہیں۔ 76 سالہ مہاتیر محمد جو گزشتہ 21 سال سے اپنے ملک کی قیادت کر رہے ہیں کہا ہے کہ محض چند لوگوں کے اقدامات کی وجہ سے پوری مسلم دنیا پر دہشت گرد کا لیبل لگا دیا گیا ہے۔ یاد رہے لاس اینجلز میں ملائیشیا کے نائب وزیراعظم عبداللہ بداوانی کو سیکورٹی چیک کے لئے اپنے جوتے اور بیلٹ اتارنا پڑی۔ حالانکہ ان کے پاس سفارتی پاسپورٹ اور خصوصی ویزا تھا۔ عبداللہ کے ساتھ یہ توہین آمیز سلوک اس وقت کیا گیا جب وہ نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے جارہے تھے۔ ملائیشیا کے پارلیمنٹرین زولفنان رفیق نے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں بھی اپنے ملک کے دورہ پر آنے والے امریکی رہنماؤں اور اہم شخصیات کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔ امریکہ کی جانب سے ملائیشیا کے نائب وزیراعظم کے ساتھ توہین آمیز سلوک کوئی نئی بات نہیں قبل ازیں پاکستان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو چکا ہے جب کہ پاکستان کی دو اہم حکومتی شخصیات کے جوتے اتروائے گئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی جانب سے اس پر احتجاج یا اظہار ناپسندیدگی کی بجائے اس توہین آمیز سلوک کو یہ کہہ کر قبول کر لیا کہ یہ امریکہ کی سیکورٹی کا معاملہ ہے۔ جبکہ ملائیشیا کے وزیراعظم نے اس شرمناک سلوک پر درست کہا ہے کہ امریکہ کو اینٹی مسلم ہسٹیریا ہو گیا ہے۔ گیارہ ستمبر 2001ء کو امریکہ میں وقوع پذیر ہونے

والے واقعات کے بعد پاکستان سمیت مسلم دنیا امریکی صدر بش کی دھمکیوں کے جواب میں اگر تھوڑا سا بھی سٹینڈ لیتی تو آج صورت حال اس قدر گھمبیر نہ ہوتی کہ عالم اسلام کے حکومتی عہدیداروں اور اہم شخصیات کے ساتھ امریکہ میں اس قدر توہین آمیز اور شرمناک سلوک ہوتا۔ ملائیشیا کے وزیراعظم نے یہ بھی بجا کہا کہ چند لوگوں کے اقدامات کی وجہ سے پوری اسلامی دنیا پر دہشت گردی کا لیبل لگا دیا گیا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ عالم اسلام کے انتشار کے باعث طاغوتی قوتیں بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں اور مسلمانان عالم جرم ضعیفی کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اگر آج بھی عالم اسلام کے حکمران باہمی اختلافات کو تج کر متحد ہو جائیں اپنے وسائل کو اکٹھا کریں' غیروں پر تکیہ کرنا چھوڑ دیں اور ان کی ڈکٹیشن لینا بند کر دیں' عالم اسلام کے سرمایہ کو یہود ونصاریٰ کے بینکوں سے نکلوالیں اور عالم اسلام کا اپنا مالیاتی ادارہ قائم کرلیں تو پھر شاید کسی کو اتنی جرات نہ ہو کہ آئندہ کسی مسلم ملک کو دہشت گرد قرار دے سکے یا کسی مسلم حکومتی عہدیدار یا اہم شخصیت کیساتھ توہین آمیز سلوک کر سکے۔

شاہین میزائل کا تجربہ

4 اکتوبر جمعۃ المبارک کی صبح شاہین میزائل کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ زمین سے زمین تک مار کرنے والے اس میزائل کی رینج 750 کلومیٹر تک ہے۔ پاکستان کے کامیاب تجربے کے فوری بعد بھارت نے بھی آکاش میزائل کا تجربہ کیا جس کی رینج 25 کلومیٹر ہے۔ یہ زمین سے فضا میں مار کرنے والا میزائل ہے۔ امریکہ جاپان اور بعض دیگر ممالک نے ان تجربات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان کا میزائل پروگرام چین کا مرہون منت ہے۔ یہی الزام امریکہ نے بھی عائد کیا تھا۔ اسی باعث امریکہ نے پاکستان کے علاوہ چین پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ بالآخر اسے تسلیم کرنا پڑا کہ یہ میزائل سازی کی صنعت پاکستان نے اپنے وسائل اور ذرائع سے حاصل کی ہے۔ شاہین میزائل کا کامیاب تجربہ اس کا ایک ثبوت ہے۔ بڑے ممالک خود ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہیں اور مہلک ترین ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں۔ اگر کوئی چھوٹا ملک اپنے دفاع کے لئے اپنے وسائل کے ذریعہ ایٹمی اسلحہ بناتا ہے تو اس پر بڑے ممالک بے چین کیوں ہوتے ہیں۔ اسلحہ کی دوڑ میں بڑے ممالک ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں اگر یہ ممالک فی الواقع

ایٹمی اسلحہ کو بنی نوع انسانیت کے لئے مہلک تصور خیال کرتے ہیں اور وہ دیانت داری سے چاہتے ہیں کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کی حوصلہ شکنی ہو تو وہ خود اس میں پہل کیوں کرتے۔ اگر بڑے ممالک رضاکارانہ طور پر ایٹمی ہتھیاروں' میزائلوں کی تیاری سے دست کش ہونے کا اعلان کریں تو چھوٹے ممالک یقیناً ان کی تقلید کریں گے اور ان کا یہ اقدام قابل ستائش ہوگا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان اول دن سے کشیدگی چلی آرہی ہے۔ بھارت نے اسلحہ سازی اور اس کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی کسر نہیں اٹھا چھوڑی۔ بھارت پاکستان سے پانچ گنا بڑا ملک ہے۔ اسے بڑے ملک کی آشیرباد حاصل ہے۔ کیونکہ چین کے متحارب ملک بھارت کو جنگی نکتہ نظر سے پال رہے ہیں۔ بھارت میں جنگی ہتھیاروں کی تیاری اور میزائلوں کی تیاری میں اسے امریکہ کی خاموش حمایت حاصل ہے۔ بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کو اپنے دفاع کے لئے اپنے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اسلحہ سازی کا حق حاصل ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ بھارت ایٹم بم بنائے تو اعتراض نہیں ہوتا جبکہ پاکستان کے ایٹمی بم کو اسلامی ایٹمی بم کا نام دیکر گمراہ کن پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

موجودہ مخصوص حالات میں پاکستان کو ایٹمی پروگرام میزائل جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ وقت کا تقاضا ہے۔ ڈاکٹر قدیر خان پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خالق ہیں۔ آج جتنے کامیاب تجربے ہو رہے ہیں یہ سب انہی کی شبانہ روز محنت' اخلاق اور جذبہ حب الوطنی کے نتیجہ ہیں۔ جنرل پرویز مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بیرونی دباؤ کے باوجود اٹامک انرجی کمیشن کو شاہین میزائل کے کامیاب تجربے کی اجازت دی۔ بھارت کے مقابلہ میں ان کے ہر دلیرانہ کارنامے کی حمایت کی جائے گی۔ اس ضمن میں انہیں یقیناً قوم کی تائید حاصل ہوگی۔ شاہین میزائل کا کامیاب تجربہ ہماری سلامتی اور دفاع کا تقاضا تھا۔ دشمن ہمیں کمزور نہ سمجھے۔ یہ ہمارا حق ہے اور رہے گا۔

بقیہ قادیانی مسائل

۳............ادعائے وحی اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح واجب الایمان قرار دینا۔

۴ .... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنا۔

۵........ خاتم النبیین رحمت دوعالم آنحضرت ﷺ کی توہین کرنا۔ ۶ .... عام امت محمدیہ کی تکفیر کرنا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام عبارات کفر کا ڈھیر ہیں جس میں ہزاروں کفر موجود ہیں۔ اس کی ایک ایک عبارت مرقع کفر ہے۔

مولانا اللہ وسایا

حضرت امام مالکؒ

نام مالک ،کنیت ابو عبداللہ ' لقب امام دار الہجرہ ' والد کا نام انس ' سلسلہ نسب یہ ہے۔ مالک بن انس بن ابی طاہر بن عمر بن الحارث بن عثمان بن جشیل بھی عمرو بن الحارث ذی اصبح خالص عرب خاندان سے تعلق تھا۔ یہ خاندان جاہلیت اور اسلام دونوں ادوار میں معزز و محترم تھا۔ آپ کے بزرگ یمن سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے پردادا ابو طاہر نے مدینۃ النبی ﷺ میں آکر قیام کیا۔ آپ کے دادا ابو طاہر نے شرف اسلام حاصل کیا۔ قاضی ابو بکرؒ نے ان کو صحابہؓ میں شمار کیا ہے۔ بعض نے ابو طاہر کے آنحضرت ﷺ سے لقاء کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن آپ کے دادا جلیل القدر تابعی اور صحاح ستہ کے رواۃ میں سے ہونے پر کسی کو کلام نہیں۔ حضرت امام مالک کا سن پیدائش ۹۳ھ ہے۔ آپ کا خاندان ممتاز علمی گھرانہ تھا۔ مدینۃ الرسول علم و فضل کا معدن تھا۔ امام مالکؒ کے زمانہ تک مدینہ طیبہ کی فضا علم و دین کے اعتبار سے نکتہ عروج پر تھی۔ چنانچہ امام مالکؒ کو یہاں کے علماء پر اتنا اعتماد تھا۔ ان کے نزدیک عمل اہل مدینہ مستقل حجت ہے۔

حضرت امام صاحبؒ نے مدینۃ المنورہ کے امام القراء حضرت نافع بن عبدالرحمٰن سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ جن کی قرات پر آج دنیائے اسلام کی بنیاد ہے۔ آپ نے قرات کی تعلیم بالکل بچپنے میں حاصل کی۔ آپ کے استاذ حضرت نافع امام القراء ہیں۔ یہ حضرت ابن عمرؓ کے غلام تھے اور حضرت ابن عمرؓ جلیل القدر صحابی رسول اور حدیث و روایت کے استاذ و شیخ تھے۔ نافعؒ نے حضرت ابن عمرؓ کی کامل تیس برس خدمت کی۔ حضرت نافعؒ نے دیگر صحابہ کرامؓ سے بھی روایت کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت نافع کو اہل مصر کا معلم بنا کر بھیجا تھا۔ ان کی وفات ۱۱۷ھ ہے۔ محدثین اس روایت کو جو مالک عن نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے ہو سلسلۃ الذہب سونے کی لڑی شمار کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت امام مالکؒ تبع تابعین سے شمار ہوتے ہیں۔ امام مالکؒ نے مؤطا میں جن شیوخ سے روایت کی ہے۔ ان کی تعداد پچانوے ہے۔ اور یہ سب حضرات مدنی ہیں۔ ان کے شیوخ میں صرف چھ حضرات غیر مدنی ہیں۔ یہ صرف مؤطا کے شیوخ کی تعداد ہے۔ ورنہ علامہ زرقانی نے 9 سو سے زائد آپ کے شیوخ کی تعداد بتائی۔ غرض مدینہ طیبہ کے وہ تمام علوم جو مختلف سینوں میں تھے۔ ان سب کو قدرت نے امام مالکؒ کے سینہ میں مجتمع فرمادیا۔ آپ کے شیوخ کی جلالت شان کا اس سے اندازہ فرمایئے کہ امام احمد بن حنبلؒ سے کسی راوی کی نسبت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے کہ ان سے امام مالکؒ نے روایت کی ہے۔ مؤطا میں سیدنا علیؓ اور سیدنا ابن عباسؓ کی روایات کم ہیں۔ ہارون الرشید کے سوال پر امام مالکؒ نے فرمایا یہ

دونوں بزرگ میرے شہر میں نہ تھے اور میری ان کے اصحاب سے بھی ملاقات نہ ہو سکی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کی روایات ان حضرات سے بھی کم مؤطا میں ہیں۔ اس لئے یہ حضرات اور ان کے اکثر اصحاب امام مالکؒ کے زمانہ میں کوفہ جا چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی درس گاہ پر حضرت نافعؒ جانشین ہوئے تو کم از کم بارہ برس حضرت امام مالکؒ نے ان سے استفادہ کیا۔ پھر حضرت نافعؒ کی وفات کے بعد امام مالکؒ اس درس گاہ کے صدر نشین ہوئے۔ جب حدیث شریف کے املاء کرانے کا وقت آتا۔ غسل کر کے عمدہ لباس زیب تن کرتے۔ خوشبو لگاتے اور اس اہتمام کے بعد مجلس علمی کی صدارت کیلئے باہر تشریف لاتے۔ پوری دنیائے اسلام میں امام صاحب کی شہرت کا چرچا ہوا۔ افریقہ' یورپ اور ایشیاء کے مسافران علم نے آپ سے استفادہ کیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ یوشك ان یضرب ا لناس اکباد الابل قار یجدون اعلم من عالم المدینه ." (ترمذی ج۲ ص ۹۳)

آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب لوگ طلب علم کیلئے اونٹ ہنکائیں گے۔ لیکن مدینہ کے عالم سے زیادہ وہ کسی کو نہ پائیں گے۔ سفیان بن عینیہ اور عبدالرزاقؒ نے آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کا مصداق حضرت امام مالکؒ کو قرار دیا ہے جو بالکل صحیح ہے۔

حافظ امام ذہبیؒ نے آپ کے شاگردوں کی تعداد کی شمار ناممکن لکھی ہے۔ امام مالکؒ نے باسٹھ سال درس و تدریس' فقہ و فتاویٰ اور تدوین حدیث سے اپنی سند علمی کو چار چاند لگائے رکھے۔ بعض حضرات نے آپ سے روایت کرنے والوں کی تعداد تیرہ سو سے زائد بیان کی۔ امام زہری' شیخ ابوالاسود' ایوب سختیانی' ربیعته المرائی' یحییٰ بن سعید انصاری' امام صاحب کے شیوخ میں شامل ہیں۔ لیکن آپ سے انہوں نے بھی روایت کی ہے۔ امام محمد' امام شافعی' ابو یوسف جیسے آئمہ ہدیٰ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ فقہ اربعہ میں قدر مشترک اور اصل حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے اجماعی مسائل ہیں۔ پھر فقہائے مدینہ جیسے ابن عمرؓ حضرت عائشہؓ اور تابعین مدینہ سے فقہائے سبعہ اور صغار تابعین سے امام زہریؒ اور ان جیسے حضرات پر حضرت امام مالک کی فقہ کا اعتماد ہے۔ مدینہ کے فقہائے سبعہ یہ حضرات ہیں:

(۱) ...... حضرت سعید بن سیب التوفی ۹۴ھ (۲) ...... عبداللہ بن عتبہ بن مسعود التوفی ۹۸ھ (۳) ...... عروہ التوفی ۹۴ھ (۴) ...... قاسم بن محمد بن ابی بکر التوفی ۱۰۸ (۵) ...... ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام التوفی ۹۴ھ (۶) ...... سلیمان یسار التوفی ۱۰۹ھ (۷) ...... خارجہ بن زید التوفی ۱۰۹ھ

امام مالکؒ کے بارہ میں امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب حدیث آئے تو مالک استادہ ہیں۔ عبدالرحمٰن بن بعدی کا قول ہے کہ روئے زمین پر امام مالک سے بڑھ کر حدیث نبوی ﷺ کا اور کوئی امانت دار نہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے سوال کیا کہ حدیث یاد کرنی ہو تو کس کی کریں۔ فرمایا امام مالکؒ کی۔ امام صاحب کو مدینہ طیبہ سے غایت درجہ

کی محبت تھی۔ بجز ضروری سفر کے کبھی مدینہ طیبہ سے باہر نہیں نکلے۔ ہارون الرشید نے چاہا کہ مؤطا کو خانہ کعبہ میں آویزاں کیا جائے اور تمام مسلمانوں کو فقہی احکام میں اس کی پیروی کا پابند کیا جائے۔ اگر کوئی شہرت پسند ہوتا تو اس کیلئے اس سے بڑھ کر شہرت حاصل کرنے کا اور کون سا بڑا موقع ہو سکتا تھا؟۔ لیکن امام صاحب کی اخلاص کی بلندی کو دیکھئے۔ فرمایا: ”ایسانہ کرو خود صحابہ کرام فروع میں مختلف ہیں اور وہ ممالک میں پھیل چکے ہیں اور ان میں ہر شخص راہ صواب پر تھا۔ مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مکان پر کرایہ دیکر عمر بھر رہے۔ اپنا ذاتی مکان نہیں بنایا۔ مسجد نبوی ﷺ میں حضرت عمرؓ کی نشست گاہ پر نشست کرتے۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں اعتکاف کے لئے آپ کا بستر مبارک لگایا جاتا تھا۔ اور ذوالنفس ذکیہ نے مدینہ منورہ میں اور ان کے بھائی ابراہیم نے بصرہ میں جب سادات پر منصور کی زیادتیوں کے خلاف بغاوت کی تو امام صاحب نے ان کا ساتھ دیا۔ اس جرم میں والی مدینہ جعفر بن سلیمان نے آپ کو قید اور ستر کوڑوں کی سزا دی۔ تمام پشت خون آلود ہو گئی اور دونوں بازو کندھوں سے نکل گئے۔ اونٹ پر بٹھا کر شہر میں منادی کرائی۔ آپ فرماتے جاتے تھے جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں۔ فتویٰ دیتا ہوں کہ جبری طلاق درست نہیں۔ ۱۴۶ھ میں جب منصور حرمین میں حاضر ہوا اور والی مدینہ جعفر بن سلیمان کی امام صاحب سے زیادتی کا علم ہوا تو قصاص لینا چاہا۔ لیکن امام صاحب نے منع کر دیا اور فرمایا کہ جب کوڑا پڑتا تھا اس وقت میں جعفر کو قرابت رسول ﷺ کے باعث معاف کر دیتا تھا۔ آپ نے چھیاسی سال کی عمر پائی۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

مؤطا: یہ کتب خانہ اسلام کی وہ پہلی کتاب ہے جو قرآن مجید کے بعد باضابطہ سب سے پہلے (فقہی ابواب کی ترتیب پر) لکھی گئی۔ مؤطا کا لغوی معنیٰ ’روندا ہوا‘ تیار کیا ہوا‘ نرم اور سہل بنایا ہوا‘ تمام معانی بطور استعارہ کے مراد لئے جاسکتے ہیں۔ ابو حاتم مرازی فرماتے ہیں امام مالک نے مؤطا مرتب کر کے لوگوں کے لئے سہل و آسان بنادیا ہے۔ بعض حضرات نے صحاح ستہ میں اس کا مقام ترمذی کے بعد بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا درجہ ہے۔ حافظ ابوذرعہ راضی بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص طلاق پر قسم کھائے کہ مؤطا میں امام مالک نے جو حدیثیں بیان کیں ہیں صحیح ہیں تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ امام شافعیؒ نے مؤطا کو کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب قرار دیا ہے۔ آج کے شوافع علماء فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا یہ قول بخاری و مسلم کے ضبط تحریر میں آنے سے قبل کا ہے۔ صحیح بخاری میں ثلاثیات کی تعداد بائیس ہے۔ جبکہ مؤطا کی بنیاد ہی ثلاثیات پر ہے۔ بلکہ اس کا امتیاز ہے کہ مؤطا میں چالیس ثنائیات ہیں۔ ثلاثیات یعنی آپ کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان تین واسطے۔ ثنائیات دو واسطے ہوئے ابتداً مؤطا میں دس ہزار احادیث تھیں مگر امام صاحب نے باقی کو قلم زد فرمادیا۔ اب صرف ۱۷۲۰ باقی ہیں۔ اس میں مسند و مرفوع ۶۰۰ ہیں مرسل ۲۲۲ ہیں۔.......... موقوف ۶۱۳ ہیں۔.......... تابعین کے اقوال و فتاویٰ ۲۸۵ ہیں۔ کل ۱۷۲۰ ہوئیں۔ پندرہ سے زیادہ مؤطا کی شروحات متداول ہیں۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور حضرت مولانا غلام غوثؒ ہزاروی گلشن بخاریؒ کے دو پھول تھے۔ ہر دو حضرات محنت' اخلاص وایثار میں اپنی مثال آپ تھے۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعتؒ کے حکم پر حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے اپنے آپ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دیا۔ اس مذہبی ودینی جماعت کی حضرت امیر شریعتؒ نے تاحیات صدارت کو شرف بخشا اور اس کام میں ہمہ تن مصروف ہوئے۔ جبکہ حضرت امیر شریعت کے دوسرے رفیق کار حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے سیاسی محاذ پر علماء کرام کو منظم کرنے کا بیڑا اٹھایا اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کی داغ بیل ڈالی۔ یوں ان حضرات کے ذریعہ مذہبی وسیاسی محاذ پر حضرت امیر شریعت کے فیض کو آپ کے فیض یافتگان نے عام کیا۔ اللہ کی شان دونوں حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد تھے۔ اپریل ۱۹۷۱ء میں حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا انتقال ہوا تو مئی ۱۹۷۱ء کے ایک اجلاس اکوڑہ خٹک میں شرکت کے لئے غلام غوث ہزارویؒ تشریف لے گئے۔ ماہنامہ الحق کی درخواست پر برجستہ مختصر مضمون حضرت جالندھریؒ پر حضرت ہزارویؒ نے تحریر فرمایا۔ مئی ۱۹۷۱ء کے الحق سے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ ادارہ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

قرآنی حقائق زمانے کے سینکڑوں دور گزرنے پر بھی ''الآن کماکان'' قائم ودائم رہتے ہیں۔ دنیوی زندگی کی بے ثباتی اور دار آخرت کے دوام وبقا پر آسمانی مذاہب متفق ہیں۔ اور اسی لئے رجال آخرت یعنی اللہ والے امور خیر اور اعلاء کلمۃ اللہ کی مساعی میں ممکن عجلت سے کام لیتے ہیں۔ جانے کا وقت اور اجل مسمیٰ کا علم اسی ذات واجب الوجود کو ہوتا ہے جو خالق کائنات اور ازلی علیم وخبیر ہے۔

ایک وقت تھا جب دنیا ابتداء سے انتہا کی طرف اور طفولیت سے شباب اور شباب سے کہولت اور پختگی کی طرف آرہی تھی تو حضرت نوح علیہ السلام سے کچھ عرصہ کے بعد ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ جو ملت ابراہیمی کی بنیاد تھے۔ پھر پے در پے انبیاء علیہم السلام کے آنے جانے کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے اس پیغمبر آخر الزمان ﷺ کا ظہور قدسی ہوا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا مظہر تھے۔ اب روحانی مدارج کو کمال نصیب ہوگیا تھا۔ البتہ جس طرح شریعت مطہرہ اصول و مبادی بلکہ ضروریات کی تکمیل کے باوجود بہت سی باتوں کی تفاصیل محدثین و مجتہدین امت کے ہاتھوں پوری کرنی مقدر تھیں۔ اسی طرح باطنی روحانی اقدار کی تفاصیل اور تکمیل ظہور حضور ﷺ کے عشاق و متبعین یعنی اولیاء اللہ کے ہاتھوں ہونا تھا۔ بہر حال اصولی طور پر شرعی ظواہر و بواطن اور روحانیت کا کمال ہو چکا تھا۔ مادی اعتبار سے دنیا کو بھی بہت سی منزلیں طے کرنی تھیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اور اپنی دور رس بصیرت سے ”تقارب اماکن“ کثرت نمنا (گانے بجانے کی کثرت) ملاحم (عظیم لڑائیوں) اور مادی غلبہ کی خاص خاص باتیں بتادی تھیں اور ساتھ ہی دینی کمزوریوں اور وھن یعنی کراہیت موت و حب دنیا کی اطلاع دیدی تھیں۔

اس تمہید سے بخوبی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ تخلیق کائنات کا مقصد پورا ہو جانے کے بعد دنیا کی بساط الٹنے اور وسیع و عریض مخلوقات کو سمیٹنے کا کام شروع ہو جانا چاہئے۔ اس صورت میں سوائے اس کے کہ ہر آنے والا دن زوال پذیر حالات کی خبر لائے اور کیا ہونا چاہئے۔

چنانچہ سرور کائنات ﷺ کی بعثت نے نہ صرف نبوت کا دروازہ بند کر دیا بلکہ آپ کے بعد جو جلیل القدر ہستی روپوش ہوئی ہے اس کی جگہ پر نہیں ہو سکی۔ آپ کے بعد آپ جیسا آنا تو ممکن ہی نہ تھا۔ صدیق کے بعد صدیق جیسا اور فاروق کے بعد فاروق جیسا پیدا نہ ہوا۔ خلفاء راشدین کے بعد خلافت راشدہ ناپید ہو گئی۔ کبار اولیاء اور حفاظ و آئمہ حدیث نیز مجتہدین کے بعد اہل عالم ان جیسے حضرات کی صحبت و فیضان سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ کے بعد ولی اللہ پیدا نہ ہوئے۔ نہ شیخ الہند کے بعد کوئی دوسرا محمود الحسن دیوبندی پیدا نہ ہوا۔ نہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو پھر کسی نے دیکھا۔ نہ علامہ انور شاہ کی نظیر مل سکی۔ نہ حضرت عثمانی آئے۔ نہ حکیم الامت تھانویؒ۔ نہ مفتی کفایت اللہؒ اور نہ حضرت لاہوریؒ۔ غرضیکہ جو گیا ان جیسا پھر نہیں آیا۔ وہ مقام خالی ہی رہا۔ چند سالوں میں ہمارے اور اکابر علماء و اولیاء ہم سے جدا ہوئے مگر اب ان جیسوں کے لئے آنکھیں ترستی ہی رہتی ہیں۔ امیر شریعت بخاریؒ اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کی وفات کو ابھی دنیا یاد ہی

کر رہی تھی کہ ان کی آخری نشانی حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر وحشت اثر سے دلوں پر بجلی جیسی گری۔

حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ ان بزرگان دین میں سے تھے جنہوں نے باوجود صاحب جائداد ہونے کے کبھی فخر و مباہات اور ظاہری ٹھاٹھ باٹھ کو پسند نہیں کیا۔ نہ کسی وقت تواضع و انکسار اور دین دوستی کے جذبات کے تقاضوں کے خلاف کیا۔ دینی شعائر کی پابندی کے ساتھ سارا وقت تبلیغ دین میں خرچ کیا۔ افہام و تفہیم کا جو ملکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مرحمت فرمایا تھا۔ پچھلی صدی میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ کی تقریر کے موقعہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی کام پر مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت اور کلیدی اسامیوں پر ملحدین و مرتدین کے تقرر کے خلاف جو مدلل تقریر فرمائی وہ انہی کا حصہ تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جب دار الکفر ربوہ کے پاس قصبہ لالیاں میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ حضرت مولانا مرحوم نے جو فاضلانہ تقریر کرتے ہوئے مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر دلائل کر کے ان کے جواب کا مطالبہ امت مرزائیہ سے کیا۔ آج تک اس کا جواب امت مرزائیہ نہیں دے سکی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے پیش رو حضرت امیر شریعت بخاریؒ کے مشن کو پوری طرح نبھایا۔ آپ نے سارے پاکستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم فرمائیں۔ ختم نبوت کا قیمتی اور بہترین دفتر تعمیر کر کے ملتان میں یادگار چھوڑ گئے۔ ختم نبوت کا فنڈ بنایا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے انتہائی دیانتداری سے مسئلہ ختم نبوت کی خدمت کی اور بلا معاوضہ (بلا تنخواہ) خدمت کرتے ہوئے مبلغین کی ایک بڑی تعداد تیار کر کے اپنے اللہ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا کی حقیقت شناسی اور وفاداری کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے وقت جب کہ ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور جیلوں میں گئے۔ اس سے قبل انہوں نے فیصلہ کیا کہ مبلغین مسئلہ ختم نبوت کے لئے کام وظیفہ لے کر کریں۔ یہ زیادہ اطمینان بخش اور حقیقی صورت خدمت ہو سکتی ہے۔ اس سکیم کو تقریباً سب نے منظور کیا۔ لیکن میں اپنے ایک عہد کی وجہ سے انکار کرتا رہا۔ آخر کار حضرت مولانا نے مجھے منوا لیا اور شاید ڈیڑھ سو روپے ماہوار گذارہ مقرر کر کے اس کام پر لگایا مگر خدا کی شان کہ جلد ہی تحریک ختم نبوت شروع ہو گئی۔ حضرت مولانا نے مجھے حکم دیا کہ تم گرفتاری نہ دینا۔ دفتر میں رہنا ضروری ہے۔ (دفتری کاروبار کرنا ہے) پھر ہمارے قیمتی نوجوان عالم ربانی حافظ حمید اللہ صاحب فرزند حضرت قطب ربانی مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے عین موقع پر دہلی دروازے سے باہر گرفتاری سے روک کر روپوش ہونے پر مجبور

کردیا۔ بہر حال جب تحریک گزر گئی اور اکابر علماء جیلوں سے باہر آگئے حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ نے ان بیسیوں مبلغین کو پورے سال کی تنخواہیں ادا فرمادیں جو سال انہوں نے جیل میں گزارا تھا۔اس سلسلہ میں مجھے بھی لکھا مگر نے جواب دیا کہ میں اپنے کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا۔جب کام نہیں کیا تو تنخواہ کیسی۔ پھر کام بھی اپنا فرض ہے۔ مولانا نے اٹھارہ سو روپے کی بجائے میری رضامندی سے شاید دو سو روپے میرے نام بھیج دیئے۔ لیکن ہمیشہ میرے اس انکار کا ان کے قلب مبارک پر اثر تھا اور کسی وقت بھی وہ مجھ پر بدگمانی کرتے دیکھتے تو جواب دے کر تردید کرتے۔ حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ان گنت خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ جن کو ساتھ لے کر وہ جدا ہو گئے۔اب جنت ہی میں انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات ہو گی۔

مجلس احرار اسلام کانگریس سے بعض خصوصی مسائل کی وجہ سے علیحدہ ہو گئی اور باوجود آزادی کی حمایت کرنے کے تمام دینی تحفظات کے لئے سربکف میدان میں کھڑی رہی اس کا دل حضرت امیر شریعتؒ تھے۔ دماغ چوہدری افضل حق اور امیر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ تھے۔اس اسلامی فوج کا میمنہ وغیرہ شیخ حسام الدین اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ تھے۔ان حضرات نے اپنے گرد پنجاب 'سرحد 'سندھ اور یوپی کے مخلص کارکنوں کا جتھہ جمع کر رکھا تھا۔

یہ جماعت وقت پر اپنا فرض ادا کر گئی اور ان کے وصال سے احرار کا بڑا قافلہ سفر ختم کر کے اللہ کو پیارا ہو گیا۔ان حضرات نے دوسرا قافلہ تیار کیا تھا۔ جس میں قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادیؒ 'مولانا محمد علی مرحوم پیش پیش تھے۔احقر بھی بعض دوسرے دوستوں کی طرح اس کاروان کے خادموں میں سے تھا۔اور الحمدللہ تعالیٰ کہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب و حضرت مدنیؒ 'حضرت لاہوریؒ 'حضرت امیر شریعتؒ کے مشن کو حتی الامکان پورا کرنے کی سعی کرتے رہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی وفات نے جو خلا پیدا کیا ہے وہ حسب سابق پر ہونا مشکل ہے۔اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ان کے جانشینوں کو استقامت بخشے اور ہمیں اسی راہ پر لے چلے۔رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین . آمین!(الحق اکوڑہ خٹک مئی 1971ء)

بقیہ سرگزشت

اختتامی دعا کروائی۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ووٹر فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کے مضمرات بیان کئے۔ انہوں نے واضح کر دیا کہ اگر ۲۸ مئی کی ڈیڈ لائن تک حکومت نے ہمارے مطالبات نہ مانے تو پھر ہماری احتجاجی تحریک نیا رخ اختیار کر لے گی۔ تمام مسلمانوں نے دونوں ہاتھ بلند کر کے اس بات کا عہد کیا کہ وہ آئین کی اسلامی شقوں کے دفاع اور فتنہ قادیانیت کے خاتمے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دیں گے۔

مولانا اللہ وسایا

حضرت امام مسلمؒ

نسب نامہ یہ ہے مسلم بن حجاج بن داؤد بن کوشاد امام صاحب کی کنیت ابوالحسن ہے۔ عرب خاندان قبیلہ بنی قشیر سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے قشیری بھی کہلاتے ہیں۔ امام مسلمؒ ۲۰۴ھ میں خراسان کے مشہور شہر نیشا پور میں پیدا ہوئے۔ بعض حضرات نے سن پیدائش ۲۰۶ھ بھی تحریر کیا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد سماع حدیث کی طرف ۲۱۸ھ میں متوجہ ہوئے۔ عرب و عجم کی شاید کوئی قابل شخصیت جس سے آپ نے کسب فیض نہ کیا ہو۔ اساتذہ میں امام احمد بن حنبلؒ اور حضرت امام بخاریؒ اور شاگردوں میں امام ترمذیؒ، ابوبکر بن خزیمہؒ اور ابو عوانہؒ جیسے حضرات شامل ہیں۔ امام مسلمؒ کا مسلک معلوم نہیں ہو سکا۔ اس لئے کہ صحیح مسلم کے ابواب خود مصنف نے مرتب نہیں کئے بلکہ شارح مسلم علامہ نوویؒ کے قائم کردہ ہیں۔ تراجم ابواب سے صاحب کتاب کے مسلک کے متعلق رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ البتہ نواب صدیق حسن خان نے ان کو شافعیؒ لکھا ہے۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے ان کو مالکیؒ لکھا ہے۔ آپ کی وفات کا واقعہ بھی عجائبات میں سے ہے۔ آپ سے کسی نے حدیث شریف پوچھی جو اتفاق سے آپ کو یاد نہ تھی۔ گھر آئے تو اس کی تلاش میں منہمک ہو گئے۔ گھر والوں نے کھجور پیش کیں۔ آپ کھجوریں کھاتے رہے اور حدیث شریف تلاش کرتے رہے۔ حدیث کی تلاش میں اتنے منہمک ہوئے کہ بے خبری میں کھجوریں زیادہ کھالیں۔ حدیث تو مل گئی لیکن کھجوروں کا زیادہ استعمال موت کا باعث بن گیا۔

۲۵رجب ۲۶۱ھ کو یک شنبہ کے دن وفات پائی۔ اگلے روز دوشنبہ کو جنازہ ہوا۔ نیشاپور سے باہر نصیر آباد میں دفن ہوئے۔ تیس سے زائد آپ کی تصنیفات ہیں لیکن جو شہرت صحیح مسلم کو ہوئی۔ اس کی مثال نہیں۔ تین لاکھ صحیح احادیث سے انہوں نے صحیح مسلم کا انتخاب کیا ہے۔ مکررات کے بعد صحیح مسلم کی روایات کی تعداد چار ہزار بیان کی جاتی ہے۔ سفیان بن ابراہیم جو امام صاحب کے شاگرد ہیں۔ ان کہنا ہے کہ پندرہ سال صحیح مسلم کی ترتیب میں اپنے استاذ امام مسلم کے ساتھ شریک رہا۔ ان کے بیان کے مطابق ۲۵۷ھ میں اس کتاب کی قرات سے فراغت پائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام صاحب اپنی رحلت سے بہت پہلے اس کی ترتیب سے فارغ ہو چکے تھے۔ امام صاحب نے اپنے دور کے تمام مشائخ حدیث کا جن احادیث پر اتفاق تھا۔ ان کو اپنی صحیح میں درج کرنے کا اہتمام کیا۔ جیسا کہ صحیح مسلم باب التشہد میں خود فرماتے ہیں۔ پندرہ سال کی محنت سے کتاب کو مکمل کیا تو اس کی تکمیل پر اتنا اعتماد تھا کہ فرمایا۔ محدثین اب دو سو سال بھی حدیث لکھتے رہیں تب اس کتاب سے استفادہ کے بغیر انہیں چارہ کار نہ ہوگا۔ تصنیف کتاب سے اس وقت تک ہر دور میں اس کی قرات امت میں معمول بہا رہی۔ اس کی شروحات کا ایک ذخیرہ ہے

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

سچا تاجر: ”عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء۔“ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تاجر، سچا، امانت دار نبیوں، صدیقین شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (قیامت کے دن) (مستدرک ج۲ ص۸ حدیث نمبر ۲۱۴۳)

سود: حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بالضرور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہ بچ سکے گا۔ اگر سود نہیں کھائے گا تو بھی اس کا گرد اسے پہنچ کر رہے گا۔ (مستدرک ج۲ ص۱۳ نمبر ۲۱۲۹)

ایمان کیا ہے؟: حضرت ابی امامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تجھے اپنی نیکی سے خوشی اور اپنی برائی سے صدمہ پہنچے۔ پس اس وقت تو مؤمن ہے۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ گناہ کیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے جو چیز تیرے دل پر گراں اور اجنبی ہو اسے چھوڑ دے۔ (ج۲ ص۱)

نیکی اور برائی: حضرت نواس بن سمعانؓ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ نیکی اور بدی کیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے جو چیز دل میں کھٹکے اور لوگوں پر اس کا ظاہر ہو جائے تو برا محسوس کرے۔ وہ بدی ہے۔ (ایضا)

کفایت حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں۔ مجھے خوف دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔ آپ ﷺ اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں ان کو لکھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں (اجازت ہے۔) انھوں نے ان کتابت

شدہ بیع کے احکام عتاب بن اسید کے ذریعہ اہل مکہ کو بھی بھجوائے۔ (مستدرک ج۲ ص۲۱ نمبر ۲۱۸۶)

اس سے معلوم ہوا کہ خود آپ ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کی احادیث آپ ﷺ کے صحابہؓ لکھا کرتے تھے۔ پس منکرین حدیث توجہ کریں۔

حضرت خزیمہؓ کا اعزاز: آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ آپ ﷺ ادائیگی کیلئے رقم لینے گئے۔ واپس آئے تو اعرابی نے کہا کہ میں نے نہیں بیچا۔ آپ ﷺ کو تعجب ہوا۔ اعرابی نے کہا کہ اگر میں نے آپ کو بیچا ہے تو گواہ لایئے۔ خزیمہؓ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اعرابی نے یہ گھوڑا آپ ﷺ کے ہاتھ بیچا ہے۔ آپ ﷺ نے خزیمہؓ سے کہا تم اس وقت موجود نہیں تھے۔ کیسے گواہی دیتے ہو۔ اس نے کہا کہ آپ ﷺ کے فرمانے پر میں نے گواہی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر آدمی کی ایک گواہی لیکن آج کے بعد خزیمہؓ کی ایک گواہی دو کے برابر ہوگی۔ (مستدرک ج۲ ص۲۲ نمبر ۲۱۸۷)

امہات الاولاد کی فروختگی: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم امہات الاولاد (وہ باندی جس سے مالک کی اولاد ہو) کو آنحضرت ﷺ اور ابو بکرؓ کے زمانہ سے بیچ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ میں منع کر دیا تو ہم رک گئے۔ (مستدرک ج۲ ص۲۲ نمبر ۲۱۸۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ باندی جو اپنے مالک سے بچہ جنے۔ وہ باندی مالک کے فوت ہونے کے بعد آزاد ہے۔ اسی طرح انہی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے لئے ابراہیم کی پیدائش کے بعد ان کی والدہ (ماریہ قبطیہ) کو آزاد فرمادیا تھا۔ (مستدرک ج۲ ص۲۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص جو کتنا مقروض کیوں نہ ہو اگر وہ صدق دل سے قرضہ واپس کرنے کا فیصلہ کرے تو اللہ تعالیٰ ادائیگی میں اس کے مددگار ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ آنحضرت ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرضہ لیا اور اسے واپس کرنے کا مکمل ارادہ رکھتا تھا لیکن ادائیگی سے قبل فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرض خواہ کو قیامت کے دن خود راضی فرمادیں گے۔ اور اگر مقروض قرض ادا کرنے کا ارادہ ہی نہ رکھتا تھا اور فوت ہوگیا تو قیامت کے دن یہ قرضہ اس کی گردن پر ہوگا اور اسی سے قرض خواہ کو دلوایا جائے گا۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرض اللہ تعالیٰ کا زمین پر جھنڈا ہے۔ اللہ جس بندے کو خوار کرنا چاہتے ہیں اس کی گردن میں اسے لٹکا دیتے ہیں۔ (اس روایت میں قرض سے بچنے کی تاکید ہے) (مستدرک ج۲ ص۲۹)

ایک مقروض کے جنازہ کا واقعہ : حضرت محمد بن حجشؓ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ کے موقعہ پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ جنازہ رکھا گیا آپ نے پہلے آسمان کی طرف دیکھا' پھر آنکھیں بند کر کے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے سختی نازل نہیں فرمائی۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ معلوم کیا۔ لیکن چپ رہے۔ اگلے دن میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ سختی سے آپ ﷺ کی مراد کیا تھی؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قرضہ۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ایک شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔ پھر زندہ ہو تب بھی وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک اپنے ذمہ واجب الاداء قرض کو ادا نہ کرے۔ (مستدرک ج ۲ ص ۲۹٬۳۰)

چوری کے مال کی خرید : حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص چوری کے مال کو خریدے اور وہ جانتا ہو کہ یہ چوری کا مال ہے تو وہ اس کے فعل چوری اور گناہ میں شریک کار ہو گیا۔ (ج ۲ ص ۴۱)

ماں اور اولاد میں جدائی : حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ماں اور اس کی (چھوٹی) اولاد میں تفریق و جدائی کر دے قیامت کے دن یہ اپنے عزیزوں سے جدا کر دیا جائے گا۔ دوسری روایت میں تفریق و جدائی کرنے والے کو آپ ﷺ نے ملعون قرار دیا۔ (مستدرک ج ۲ ص ۶۳)

تلاوت کلام اللہ : حضرت معاذ الجہنی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستہ میں (جہاد) میں ایک ہزار آیت تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے نبیوں' صدیقوں' شہداء و صالحین کے ساتھ لکھ دیں گے۔ (مستدرک ج ۲ ص ۸۷)

الوداع کی دعا : حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے فرمایا ٹھہرو میں تمہیں اس طرح الوداع کرتا ہوں جس طرح آپ ﷺ ہمیں الوداع کہتے تھے۔ پھر یہ دعا پڑھی: "استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم۔" (مستدرک ج ۲ ص ۱۰۷)

سید الشہداء : "عن جابر بن عبداللہ فی حدیث طویل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال سید الشہداء عنداللہ یوم القیامتہ حمزۃ۔" (مستدرک ج ۲ ص ۱۳۱)

کافر معاہد کا قتل : حضرت ابی بکرہؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت (کے سفر کے دور) سے آئیگی۔ لیکن جس نے کسی معاہد (کافر) والے شخص کو اگر قتل کردیا تو جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ ابوبکرہؓ فرماتے تھے کہ میرے کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے یہ آپ ﷺ سے نہ سنا ہو۔ (مستدرک ج۲ص ۱۳۷)

مسیلمہ کے قاصد : مسلمہ بن نعیم اپنے والد نعیمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے مسیلمہ کذاب کے قاصدوں سے پوچھا کہ مسیلمہ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟۔ ان قاصدوں نے کہا کہ ہم وہی کہتے ہیں جو وہ (مسیلمہ) کہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اما واللہ لولا ان الرسل لاتقتل لضربت اعناقکما“ خدا کی قسم یہ بات کہ قاصد قتل نہیں کئے جاتے ورنہ میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔ (مستدرک ج۲ص ۱۵۵ انمبر ۲۶۳۲)

تین اور تین : سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے لئے تین خوش نصیباں ہیں۔ اچھی نیک عورت۔ اچھا کھلا گھر۔ اچھی مناسب سواری۔ اور انسان کے لئے تین باتیں بدنصیباں ہیں۔ بری عورت۔ تنگ مکان۔ اور بری سواری۔ (مستدرک ج۲ص ۱۵۷)

تذکرہ علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ : علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ کا مظفر نگر میں آریوں سے مناظرہ تھا۔ حضرت شیخ الہند کے ساتھ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری بھی سٹیج پر تشریف رکھتے تھے۔ آریہ مبلغ نے سید انور شاہ کو دیکھ کر کہا کہ: ”اگر کسی کی صورت دیکھ کر اسلام قبول کیا جاتا تو آج مجھے مولانا انور شاہ کی صورت دیکھ کر مسلمان ہوجانا چاہئے تھا۔ جن کے چہرے ہی پر اسلام برستا ہوا دکھائی دیتا ہے۔“ (نقش دوام ص ۱۱)

کتب سوانح سید انور شاہ : (۱)......... نفحتہ العنبہ ۔ از حضرت بنوری (۲)......... علماء حق میں مستقل عنوان' از مولانا محمد میاں (۳)..... نگارستان کشمیر از مولانا ظہور الحسن سیوہاروی (۴)......... تاریخ اقوام کشمیر میں محمد الدین فوق نے حضرت شاہ کا طویل تذکرہ کیا ہے (۵)......... حیات انور از سید اظہر شاہ کشمیری نے لکھی ہے (۶)......... مولانا انور شاہ اور ان کے علمی کارنامے از ڈاکٹر رضوان اللہ' پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ (۷)......... انوار انوری از مولانا محمد انوری فیصل آبادی نقش دوام از سید انظر شاہ کشمیری۔

سن ولادت : مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری موضع رانو (ریاست کپواڑہ) کے نزدیک بستی دودواں میں ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔

مولانا اللہ وسایا

قسط نمبر 4

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

حلف نامہ بحالی کی تحریک موثر بنانے کیلئے تاکہ حکومت پر دباؤ رہے خطوط اور دستخط مہم کا آغاز کیا گیا مجلس کے مبلغین اور رفقاء کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں کہ وہ تمام مکاتب فکر کے علماء وسیاسی رہنما، خطباء، وکلاء کے دستخط کرا کے یہ خطوط حکومت کو رجسٹری بھجوائیں اندازاً پچیس ہزار سے زائد دستخط شدہ خطوط ارسال کیے گئے عکس یہ ہے

بخدمت جناب ....

جناب عالی .... گزارش ہے کہ

1..... امت مسلمہ کی سوسالہ جدوجہد سے پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ایک ممبر نے بھی اس کی مخالفت نہ کی۔ یوں آئین پاکستان 1973ء سے زیادہ متفقہ دوسری دستوری ترمیم تھی جو 7 ستمبر 1974ء کو منظور ہوئی، جس کی بعد میں کئی فیصلوں کے ذریعہ سپریم کورٹ کے بنچ نے بھی تصدیق وتائید کی۔

2..... قادیانیوں نے اس دستوری فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انحراف کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کی۔

3..... چنانچہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں جبکہ مخلوط انتخابات تھے، مسلمانوں کے لیے ووٹر لسٹوں میں ختم نبوت کے لیے حلف نامہ لازمی قرار دیا گیا۔ 1977ء کے مخلوط انتخابات کی ووٹر لسٹوں میں بھی ختم نبوت کا حلف نامہ شامل تھا۔

4..... 28 سال سے طے شدہ حلف نامہ کو اب مخلوط انتخابات کی آڑ میں ووٹر لسٹوں سے حذف کر دیا گیا۔ آئین کے باغی گروہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنانے کی بجائے اس آئینی رکاوٹ کو دور کر کے عملاً قادیانیوں کو پورے ملک میں فعال ومتحرک بنا دیا گیا۔ جس سے پوری امت مسلمہ اور اسلامیان پاکستان ذہنی کرب وابتلاء میں مبتلاء ہو گئے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ اقدام بہت بڑی ناروا زیادتی اور اسلامیان پاکستان کے جذبات کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

5..... یہ صورت حال اس تناظر میں اور زیادہ سنگین ہو جاتی ہے جب اُدھر واشنگٹن میں امریکی کانگریس مطالبہ کرتی ہے کہ تحفظ ناموس رسالت اور قادیانیوں کے متعلق قوانین ختم کیے جائیں اور اِدھر پاکستان میں ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر لسٹوں سے حذف کر دیا جاتا ہے۔

☆....... آپ سے گزارش ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا مسئلہ جو خالصۃً حساس اور مسلمانوں کے ایمان کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ اس پر نظر ثانی کی جائے۔ نہ صرف ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر لسٹوں میں بحال کیا جائے، بلکہ جس قادیانی وقادیانی نواز لابی نے لابنگ کر کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے کا یہ اقدام کرایا ہے، ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

امید ہے کہ آپ ترجیحی بنیادوں پر اسے حل کر کے اسلامیان پاکستان کے ایمانی دکھ کا مداوا کریں گے۔ اللہ رب العزت آپ کو توفیق بخشیں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ ما ارید الا الا صلاح۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

والسلام

(1) جناب پرویز مشرف صاحب	صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان اسلام آباد	
(2) جناب معین الدین حیدر صاحب	وفاقی وزیر داخلہ	اسلام آباد
(3) جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب	وفاقی وزیر مذہبی امور	اسلام آباد
(4) جناب جسٹس (ر) ارشاد حسن صاحب	چیف الیکشن کمشنر	پاکستان اسلام آباد

کورنگ لیٹر

ملک بھر میں احتجاجی بیانات اور خبریں شائع ہوتی تھیں۔ دفتر مرکزیہ سے ہر روز ان کی فوٹو کاپی حکومت پاکستان کے ذمہ داران کو بھجوادی جاتی تھیں۔ ان پر یہ کورنگ لیٹر لگایا جاتا ہے۔ عکس نمبر ۲

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ — ملتان پاکستان

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 514122-583486 FAX: 542277

OVERSEAS OFFICE :35, STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ (U.K.) PH: 207 7378199 FAX: 207 978 9067

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب ....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .... مزاج گرامی

پاکستان کے دستوری فیصلہ کی روشنی میں ختم نبوت کا حلف نامہ ووٹر لسٹوں میں مسلمانوں کے لیے ضروری تھا۔ 1977ء کے مخلوط انتخابات میں بھی یہ حلف نامہ موجود تھا۔ لیکن اب اسے حذف کر کے ازسرنو ختم نبوت کے مسئلہ کو متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے نہ صرف مسلمانوں کا اسلامی تشخص مجروح ہوا ہے بلکہ قادیانیوں کو قانون کا پابند بنانے کی بجائے آئین پاکستان کے باغی گروہ کو فعّال و متحرک بنا دیا گیا ہے۔ یہ صورت حال اسلامیان پاکستان کے لیے باعث تشویش ہے۔ براہ کرم اس فیصلہ کو واپس لیا جائے۔ چند اخبارات کے تراشے برائے ضروری کارروائی وانفارمیشن ارسال خدمت ہیں۔

گوجرانوالہ کی رپورٹ

۵ مئی علی پور چٹھہ، رات ہریا کوٹ، ۶ مئی تلونڈی موسیٰ خان، ۷ مئی گوجرانوالہ، ۸ مئی روڈالہ، میں کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۹ مئی کو گوجرانوالہ میں شہر بھر کی تمام دینی قیادت کا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ فقیر راقم الحروف اور حضرت مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس کے شرکاء کے سامنے

صورتحال بیان کی۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ آنے والے جمعہ پر گوجرانوالہ ڈویژن کی تمام مساجد سے قرارداد یں منظور کرائی جائیں۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل شرکاء شریک ہوئے۔

ڈاکٹر غلام محمد صاحب علامہ محمد احمد صاحب مولانا خالد سعید مجددی' حافظ محمد یوسف عثمانی' حافظ محمد صدیق صاحب' مولانا رحمت اللہ نوری' قاری زاہد سلیم' قاری گلزار احمد قاسمی' سید احمد حسین زید' مولانا غلام فرید ہزاروی' مولانا محمد فیاض سواتی' حافظ محمد ثاقب' حافظ محمد انور کے علاوہ کثرت سے مقامی حضرات نے شرکت کی۔ جمعہ کے اجتماعات میں قرارداد پاس کی گئیں اور اخبارات میں خبریں وغیرہ بھجوائی گئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

قرارداد

جمعۃ المبارک کا یہ اجتماع ووٹر فارم سے ختم نبوت سے متعلق حلفیہ بیان ختم کرنے' مخلوط طرز انتخاب رائج کرنے اور امریکی سینٹ کی قرارداد جس میں گستاخ رسول کی سزا ختم کرنے اور قادیانیت سے متعلقہ آئینی ترامیم منسوخ کرنے کی سفارش پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکمرانوں کو یاد دلاتا ہے کہ:

1974ء کی آئینی ترمیم جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور 1984ء کا امتناع قادیانیت ایکٹ جس میں قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا گیا تھا کے پیچھے مسلمانان پاکستان کی سو سالہ تاریخی اور عظیم الشان قربانیاں ہیں۔

اگر امریکہ کو خوش کرنے کے لئے مذکورہ بالا قوانین ختم کیے گئے تو پوری قوم اٹھ کھڑی ہوگی اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گی اور ایسے ہی ناموس رسالت اور اس کے قانون کے تحفظ کے لئے جانوں تک کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرے گی۔

لہذا حکمرانوں کو ایسے غلط فیصلے واپس لے کر مسلمانان پاکستان کے دلوں میں پائی جانے والی تشویش کو فی الفور دور کرنا چاہئے۔

اسلام آباد میں اجلاس

آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کا ۱۶ مئی کو چار بجے جامع مسجد شہداء اسلام اسلام آباد میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس سے زائد تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے اجلاس کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ سیاسی اور دینی رہنماؤں سے ملاقات کے لئے وفد تشکیل دیا گیا۔

حضرت مولانا عبدالعزیز' مولانا قاری احسان اللہ' حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرؤف' مولانا نذیر احمد فاروقی' جناب گل انداز عباسی' جناب شمس الحق اعوان اور مولانا قاضی احسان احمد وفد کے اراکین چنے گئے۔ گولڑہ

شریف کے گدی نشین حضرت صاحبزادہ پیر نصیر الدین نے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ عید گاہ کے سجادہ نشین مولانا پیر نقیب الرحمٰن سے وفد نے ملاقات کی۔ وفد میں مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ حکیم قاری محمد یونس' جناب محمد طفیل بھی شامل تھے۔ پیر صاحب نے حلف نامہ کی بحالی کے لئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

آزاد کشمیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خالد میر نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ حضرات علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ حکومت کو احتجاجی خطوط بھجوائے۔ پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی ۱۷ مئی اور ۲۴ مئی کے جمعہ پر یوم احتجاج منایا گیا اور قرارداد کے ذریعہ حکومت سے حلف نامہ کی ووٹر فارم میں بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔

واہ کینٹ' ٹیکسلا اور اکوڑہ خٹک میں اجتماعات

مرکزی جامع مسجد واہ کینٹ میں خطبہ جمعہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب اور مولانا محمود الحسن کا جامع مسجد توحید آباد میں بیان ہوا۔ بعد از نماز عصر مرکزی جامع مسجد واہ کینٹ میں پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق صاحب کی زیر صدارت علماء کرام کا اجلاس احرار اسلام کے مرکزی امیر مولانا نور حسین عبداللہ باباجی کی خصوصی شرکت۔ قاضی احسان احمد صاحب مبلغ اسلام آباد نے جامع مسجد مدینہ ۶ اے ایریا واہ کینٹ میں بیان کیا۔

۱۹ مئی اکوڑہ خٹک مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات اور حلف نامہ کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

بعد از نماز مغرب مدینہ مسجد ۶ اے ایریا واہ کینٹ بڑے جلسہ عام سے مولانا شجاع آبادی صاحب کا خطاب اور حلف نامہ کی بحالی کا مطالبہ۔ ۲۰ مئی جامع مسجد ابو ہریرہؓ ٹیکسلا میں بڑے جلسہ عام سے خطاب اور حلف نامہ کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔

۲۰ مئی کو ٹیکسلا بار کے وکلاء نے جناب عزت مآب افضل جنجوعہ کی تحریک پر ایک قرارداد منظور کی کہ ووٹر فارم میں حلف نامہ بحال کیا جائے اور قادیانی جو ووٹ بنا چکے ہیں انہیں کینسل کیا جائے۔

۲۱ مئی کو دفتر راولپنڈی میں اجلاس حکیم قاری محمد یونس صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مولانا حبیب احمد صاحب۔ مولانا سید سلیم شاہ صاحب۔ قاری امین الحسن صاحب۔ قاری شعیب صاحب نے شرکت کی۔ بھائی طلحہ طارق بھی شریک ہوئے۔

لاہور میں کانفرنس

مرکز ختم نبوت مسجد عائشہ نیو مسلم ٹاؤن میں سالانہ عظمت قرآن کانفرنس استاذ العلماء مولانا شاہ محمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے دینی رہنماؤں اور علمائے کرام میں علامہ خالد محمود

(پی ایچ ڈی) لندن' مولانا عبدالخالق جالندھری' مبلغ ختم نبوت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی' قاری محمد عالمگیر رحیمی' پروفیسر عمر حیات' قاری محمد علی اور دیگر مقررین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید رہتی دنیا تک خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا زندہ معجزہ ہے اور رسول کائنات حضرت محمد ﷺ کی رسالت اور ان پر نازل ہونیوالی آخری کتاب (کلام اللہ) قرآن مجید ہمیشہ کے لئے رشد و ہدایت ہے۔ مقررین نے ووٹر لسٹوں میں مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ختم کرنے اور قادیانیوں کے ووٹ مسلمانوں کے ساتھ درج کرنے پر سخت احتجاج کیا اور کہا کہ اس بدترین قادیانیت نواز حکومتی اقدام سے کروڑوں مسلمانوں کے اندر شدید بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دینی راہنماؤں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کو بطور غیر مسلم ووٹر لسٹ میں اندراج نہ کیا گیا تو اس کے خلاف بھرپور تحریک چلائیں گے۔ مقررین نے مزید کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی اور آئینی حق ہے اور غیور مسلمان اس کے خلاف کسی قسم کی ناپاک سازش کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت پیر جی عبیدالرحمٰن مرکزی خطیب جامع مسجد محمدیہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں حکومت کی طرف سے فارم نمبر ۴ سے (ووٹر فارم) ختم نبوت کا اقرار حلف نامہ ختم کر کے مخلوط طرز انتخاب رائج کرتے ہوئے ووٹر لسٹ میں مسلم و غیر مسلم کی تفریق ختم کر دی گئی ہے جس سے متفقہ غیر مسلم مرزائی قادیانی کو بھی مسلمانوں کی طرح ووٹ کا موقع دیا گیا ہے۔ اجلاس میں ماہر قانون دان محمد سلیم ہٹ چوہدری محمد شہباز گجر ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام مولانا غلام حسین' ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' سید محمد احمد بخاری مقبول حسین' خواجہ محمد ناصر' قاری عزیزالرحمٰن' حضرت مولانا مفتی محمد ولی اللہ' مولانا سلطان حبیب احمد' مولانا عبدالرحمٰن' مولانا محمد صدیق کے علاوہ دینی و مذہبی تنظیموں کے سربراہان و کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

حکومت پاکستان کی طرف سے ووٹر لسٹ فارم نمبر ۴ میں حلف نامہ حذف ہونے کی اطلاع پر جماعت کی طرف سے جناب پرویز مشرف' جناب محمود غازی معین الدین' اور چیف الیکشن کمشنر کو جو خطوط جن جن علاقہ جات سے بھجوائے گئے ان کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

میٹنگ علماء کرام	جامعہ مسجد قاضیانوالی جھنگ صدر
میٹنگ علماء کرام	جامعہ مسجد تقویٰ جھنگ شہر
میٹنگ علماء کرام	۲۰ گھ شور کوٹ

میٹنگ علماء کرام خیابان کالونی فیصل آباد

علاوہ ازیں واصو آستانہ ' احمد پور سیال ' ماچھیوال ' ٹوبہ ٹیک سنگھ ' گوجرہ ' شور کوٹ کینٹ ' شور کوٹ شہر ' گڑھ موڑ وغیرہ سے خطوط بھجوائے گئے۔

خانیوال میں اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا خدا بخش شجاعبادی ' حضرت خواجہ عبدالماجد صدیقی ' جناب اکرام القادری ' مولانا عبدالحکیم نعمانی نے عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے حکومتی اقدام پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ووٹر لسٹوں سے مذہب کے خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کے حلف کا خاتمہ نہ صرف قادیانی غیر مسلموں کو سپانسر کرتا ہے بلکہ آئین اور دو قومی نظریہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

چیچہ وطنی میں کل جماعتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مکی بلاک نمبر ا چیچہ وطنی میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام مذہبی جماعتوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت حافظ عبدالرشید چیمہ نے کی۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قاری زاہد اقبال ' مولانا عبدالحکیم نعمانی ' حاجی محمد ایوب مجلس احرار اسلام کے عبداللطیف خالد چیمہ ' مولانا منظور احمد ' حافظ حبیب اللہ رشیدی جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان ' چوہدری عبدالستار ' جمعیت علماء اسلام کے مفتی عثمان غنی ' مولانا عبدالباقی ' حافظ حبیب اللہ چیمہ ' مولانا عقیل احمد ' قاری طالب حسین ' روحانی شخصیت پیر جی عبدالحفیظ ' پیر جی عبدالمجید ' مولانا احمد ہاشمی ' مولانا محمد جمیل انور ' قاری عبدالجبار ' مولانا حبیب اللہ کسووال ' محمد معاویہ رضوان ' حافظ محمد شفیق سمیت دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے دو سو سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ووٹر لسٹوں سے عقیدہ ختم نبوت کے حلف کے حذف کرنے کے حکومتی اقدام پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔ تمام جماعتوں نے مشترکہ اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے امریکہ نوازی اور قادیانیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے نئی ووٹر لسٹوں سے مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ کا خاتمہ کیا۔ انہوں نے کہا قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور قادیانیت کے خلاف پارلیمنٹ ' وفاقی شرعی عدالت ' ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو گہری سازش کے تحت ختم کرنے یا غیر مؤثر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

ضلع ساہیوال میں حلف کی بحالی کا سماں

ضلع ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی ' قاری عبدالجبار ' محمد اسلم

بھٹی اور مفتی محمد ذکاء اللہ اور جامعہ رشیدیہ کے نائب مہتمم قاری سعید بن شہید نے حلف نامہ کی بحالی کے لئے بھر پور تعاون کیا۔ ساہیوال شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حلف نامہ کی بحالی کے لئے اجلاس کی میزبانی جمعیت علماء اسلام کو سونپی۔ حضرت قاری سعید ابن شہید اور محمد طارق مسعود اور دیگر جمعیت کے کارکنوں نے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے شب وروز محنت کی۔ بحمد اللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت تمام مکاتب فکر کے ڈیڑھ صد سے زائد نمائندوں اور علماء کرام نے شرکت کی۔ اس ضمن میں جامعہ رشیدیہ میں ختم نبوت کنونشن کرانے کا پروگرام طے کیا گیا۔

ضلع بہاولنگر

ووٹر فارم میں حلف نامہ کو خارج کرنے کے بعد دوبارہ ووٹر فارم میں شامل کرانے کے لئے بہاولنگر ضلع کی تمام مساجد میں قرارداد پاس کرائی گئی اور ضلع بہاولنگر کی تمام تحصیلوں سے فارم پر کروا کر اسلام آباد بھیجے گئے۔ مبلغ بہاولنگر مولانا محمد قاسم نے اس سلسلہ میں منشن خان' چک نمبر ۵۴' چشتیاں' ڈونگہ بونگہ' ہارون آباد' مچن آباد کے دورے کئے۔ علماء سے ملاقاتیں کیں اور دوستوں کو مرکز کی ہدایت ملنے کے لئے تیار کیا کہ جو بھی ہدایت ہمیں مرکز سے ملے گی اس کے مطابق کام کریں گے۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد اللہ یار اشرفی مسلک اہل حدیث کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد اکرم طارق' قاری عبدالحمید صاحب اور دیوبندی مکتب فکر کے مولانا فیض احمد صاحب' مولانا محمد انور صاحب' قاری امیر حمزہ اور دیگر علماء سے ملاقاتیں کی۔ ان تمام پروگراموں میں جنرل سیکرٹری ختم نبوت بہاولنگر مولانا سعید احمد اور حاجی محمد یعقوب امیر جماعت فیصل کالونی نے بھی بھر پور تعاون کیا۔ یوں بہاولنگر ضلع میں اس تحریک کو کامیاب بنایا گیا۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کا احتجاجی اجلاس

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا احتجاجی اجلاس مرکزی رہنما مناظر ختم نبوت حضرت مولانا خدا بخش صاحب مدظلہ کی ۲۸ صفر بہاولنگر آمد پر مرکز کی ہدایت کے مطابق منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا فیض احمد صاحب نے کی۔ جس میں دیوبندی' بریلوی اہلحدیث مکاتب فکر کے علماء' قراء حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد ندیم نے کی۔ اجلاس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے مبلغ بہاولنگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہا کہ یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پورے ملک میں ہر ضلعی دفتر میں مرکزی قائدین کی آمد پر منعقد کئے جارہے ہیں۔ جس میں علماء کرام اور عوام الناس کو فوجی حکمران پرویز مشرف کی ختم نبوت

دشمنی سے آگاہ کر رہے ہیں۔ ووٹر لسٹوں میں عقیدہ ختم نبوت کے لئے درج شدہ حلف نامہ جو کہ ۱۰ اپریل کو ووٹر لسٹوں سے ختم کر دیا گیا ہے اور مخلوط طرز کے انتخابات کرانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت یہ باتیں کبھی برداشت نہیں کرے گی اب رسول اللہ ﷺ کی عزت و آبرو کیلئے جان دینے کا وقت آگیا ہے۔ علماء کرام اور عوام الناس مرکزی قائدین کے حکم کے منتظر ہیں۔ مرکزی رہنما مناظر اسلام حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں بیان کیں۔

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے لئے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کا دعوت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل پارٹیز ختمِ نبوت کانفرنس

محترم ومکرم جناب زید مجدہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1973 کے آئین میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آئینی ترمیم کے بعد پارلیمنٹ نے ایک حلف نامہ کی منظوری دی تھی۔ جسے آئین کا حصہ بنایا گیا۔ اور ایک عام پاکستانی مسلمان کے لیے پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور ووٹ بناتے وقت متعلقہ فارم پر درج حلف نامہ پر دستخط کرنا لازم قرار دیا گیا۔ لیکن حال ہی میں موجودہ حکومت نے ووٹرز فارم سے اس حلف نامہ کو حذف کرنے کا غیر آئینی اقدام کیا ہے۔ جس سے جہاں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں وہاں حکومتی عزائم کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کو آئینی اور قانونی تحفظ دینے میں پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کا من حیث القوم کردار رہا ہے اور اس مسئلہ کی حیثیت مذہبی اور سیاسی محاذ پر ہمیشہ غیر متنازعہ رہی ہے مسئلہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اور حکومت کے غیر آئینی اقدامات کا سدِ باب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام نے **28 مئی 2002 صبح 10 بجے فلیٹیز ہوٹل لاہور** میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے آپ کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اُمید ہے آپ اپنا دینی و ملی فریضہ بجالاتے ہوئے کانفرنس کو اپنی شرکت سے نوازیں گے۔ اور اپنی قیمتی آراء سے قوم کی رہنمائی فرمائیں گے۔

چشم براہ

فضل الرحمٰن

امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

برائے رابطہ

Phone: 042-7561025
042-7720944
042-7585373
Mobile: 0300-8480934
0300-9382433
0300-9596324

مانسہرہ میں اجلاس

آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت کانفرنس مانسہرہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر قادیانیوں سے متعلق ترامیم واپس لی گئیں یا توہین رسالت ﷺ کے قانون کو غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی گئی تو مرکزی قائدین کے حکم پر شہادت کے جذبے سے سرشار زبردست احتجاجی تحریک چلا کر شاہراہ ریشم بند کردیں گے۔ ضلعی امیر قاری محمد افضل کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں ضلع بھر سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کے علاوہ مختلف سیاسی' سماجی و مذہبی جماعتوں جمعیت علماء اسلام' جماعت اسلامی' مسلم لیگ' پیپلز پارٹی' اے این پی' تحریک انصاف' جمہوری پارٹی' بار ایسوسی ایشن' تاجر تنظیموں' جمعیت طلباء اسلام' اشاعت التوحید والسنہ اور دیگر جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع

وہرَ پکھل میں اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوہرَ پکھل کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت الحاج مولانا محمد مظفر اقبال قریشی منعقد ہوا' قاری شیر محمد شاہ نقشبندی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ملکی سالمیت کے خلاف ایک طوفان سے کم نہیں۔ حکومت کے چند اقدامات قادیانیوں کے حوصلے بڑھا رہے ہیں۔ مخلوط انتخابات' شناختی کارڈز میں مذہب کے خانے کی عدم موجودگی' قادیانی افسران کی بھر مار' ان امور سے پاکستانی قوم تشویش میں مبتلا ہے۔

آبادی' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا سید غلام نبی شاہ' قاضی رفیق الرحمٰن قمر' ملک عبدالوحید' شیراز محمود قریشی' قاضی حبیب الرحمٰن' مولانا نذیر' حاجی محمد یونس' شجاعت علی خان ایڈووکیٹ' محمد صادق صراف' ڈاکٹر محمد شفیق' قاضی محمد مشتاق اور دیگر مقررین نے کہا کہ مخلوط طرز انتخاب اور ووٹر فارم سے قادیانیت سے متعلق الفاظ ختم کرکے موجودہ حکومت نے عملاً قادیانیوں کو تحفظ فراہم کیا۔ اور حکومت کے ان اقدامات سے قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں شامل کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت ۷۳ء کے آئین میں موجود اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ قادیانیوں سے متعلق ترامیم ختم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ٹھنڈے دل سے ہمارے مطالبات پر سوچے۔ مسلمانوں کی سو سالہ محنت کو ختم نہ کرے۔ یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ہم ناموس ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ مقررین نے کہا کہ ۲۸ مئی کو ہونے والے فیصلوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ اجلاس میں جے یو آئی کے مرکزی سرپرست مولانا محمد اجمل خان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی دینی و ملی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

ایبٹ آباد

پرویز مشرف کی حکومت کی طرف سے ووٹر لسٹوں میں سے ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی اجلاس ۴ مئی ۲۰۰۲ء کو ہوا۔ اس اجلاس میں ملک بھر میں احتجاجی تحریک کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ مرکزی قیادت کے حکم پر ایبٹ آباد کے مجاہدین ختم نبوت نے فوری کام شروع کیا اور ۷ مئی کو تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کا ضلعی اجلاس ہوا۔ جس میں یہ طے پایا کہ ۹ مئی کو ضلع بھر کے علماء کا اجلاس بلایا جائے۔ چنانچہ ۹ مئی کو ضلع بھر کے علماء کا نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مختلف مساجد میں جلسے کئے جائیں۔ احتجاجی تحریک کا پہلا باقاعدہ جلسہ ۱۲ مئی کو موتی مسجد ملک پورہ میں منعقد ہوا۔ ۱۳ مئی کو مسجد صدیق اکبرؓ کالا پل۔ ۱۴ مئی کو مسجد تقویٰ کابلی گنج ۱۵ مئی کو جامع مسجد منڈیاں اور جامع مسجد بفی نواں شہر اور ۱۶ مئی کو دھمتوڑ کی جامع مسجد میں جلسے منعقد ہوئے۔ ۱۶ مئی کو دوسرا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ۱۲ ربیع الاول تک جلسے طے کئے گئے۔ چنانچہ ۱۸ مئی کو بلال مسجد تلہ محلہ ملک پورہ۔ ۱۹ مئی کو مسجد العلی عربی سپلائی ۲۰ مئی کو مدنی مسجد فوارہ چوک۔ ۲۱ مئی کو عزیز المساجد لوئر ملک پورہ اور ۲۴ مئی کو بانڈہ پھگواڑیاں میں جلسے منعقد کئے گئے۔ ان جلسوں میں مختلف علماء کرام کے خطاب کے لئے تشکیل کی گئی۔ جن علماء نے مختلف جلسوں میں تقاریر کیں ان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمان' مولانا عبدالحنان صدیقی' مفتی محمد نعیم' مولانا الطاف الرحمان' مولانا فیض رسول' مفتی سید زین العابدین' مولانا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ہاشمی' قاری محبوب الرحمان قریشی' قاری سید عبدالستار شاہ' مولانا مشتاق حسین' مولانا قاضی حمیدالدین' مولانا محمد صدیق شریفی' قاری محمد عارف اور مولانا قاری مجیب الرحمٰن شامل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد خالد میر' اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی دو مختلف جلسوں سے خطاب کیا۔ جبکہ ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر روقار گل جدون' ساجد اعوان' انجم نواز جدون اور اعجاز احمد نے بھی مختلف جلسوں میں اس مسئلے پر تقاریر کیں۔ ۲۱ مئی کو ضلع بھر کے علماء کا اجلاس ہوا جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا اور جماعتی پالیسی بیان کی۔ اس سلسلے کا سب سے بڑا جلسہ ۱۲ ربیع الاول کو ختم نبوت چوک مین بازار ایبٹ آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور قائدین نے شرکت کی اور یوں ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر سب اکٹھے ہو گئے۔ اس جلسے میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ تا حد نگاہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جلسے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ اور شعلہ نوا خطیب قاضی احسان احمد کے علاوہ قاری شبیر احمد عثمانی' مولانا سید افسر علی شاہ' مولانا محمد رفیق ستار اور مولانا انیس الرحمٰن نے خطاب کیا جبکہ خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن نے

باقی صفحہ ۲۱ پر

مرسلہ: احمد حسن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

وعلی آلہ واصحابہ الذی اوفوابعہدہ ۔ اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:" ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ۔ "ترجمہ:......"یعنی میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی ہیں۔"

خاتم النبیین کا معنی سب سے آخری نبی۔ یہ اصطلاحی اور شرعی معنی ہے لیکن کچھ لوگ لغوی معنی لے کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو جی فلاں فلاں لغت کی کتاب میں خاتم کا معنی مہر ہے۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ نبیوں کی مہر ہیں جس پر مہر لگادیں وہ اللہ تعالیٰ کا نبی ہوگا اور یہ ایسا شیطانی چکر ہے جس سے سینکڑوں نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ضروریات دین کے منکر ہو کر دوزخ کے حقدار بن گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی امت کو اس شیطانی چکر سے محفوظ رکھے۔ قانون یہ ہے کہ کسی لفظ کا لغوی معنی اس وقت معتبر ہوگا جب کہ اس کے مقابلہ میں شرعی معنی نہ ہو اور جہاں شرعی معنی موجود ہوں وہاں لغوی معنی کا ہرگز ہرگز اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اگر شرعی معنی کو چھوڑ کر لغوی معنی لئے جائیں گے تو بات کفر تک پہنچ جائے گی۔ جیسے کہ ارکان اربعہ یعنی نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ۔

پہلے ان کے لغوی معنی بیان کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے مقابلہ میں جو شرعی معنی ہیں وہ بیان کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

ا............ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:" واقیموا الصلوٰۃ ۔ "صلوٰۃ قائم کرو اور صلوٰۃ کا لغوی معنی ہے دعا کرنا۔ آگ تاپنا، لکڑی سیدھی کرنا، سرین ہلانا وغیرہ لیکن صلوٰۃ کا شرعی معنی ہے ارکان مخصوصہ یعنی جسم پاک ہو، جگہ پاک ہو، وقت کے اندر قیام، رکوع، سجود وغیرہ بجالانا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صلوٰۃ کا شرعی معنی چھوڑ کر لغوی معنی لے اور کہے کہ میں نے دعا کردی ہے یا لکڑی سیدھی کردی ہے وغیرہ۔ لہٰذا میں نے

: "اقیموا الصلوٰۃ ۔ " پر عمل کر لیا ہے۔ ایسا شخص اصطلاحی شرعی معنی چھوڑ کر لغوی معنی پر عمل کرنے کی وجہ سے ایک دینی ضروری امر کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۲............ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: " یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام ۔ " اے ایمان والو! تم پر صوم (روزہ) فرض کر دیا گیا ہے اور صوم کا لغوی معنی ہے امساک (رک جانا) اور شرعی معنی ہے صبح صادق سے لے کر رات تک مفطرات ثلاثہ (کھانا' پینا' جماع کرنا) سے رکے رہنا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس وقت کھانے پینے سے رکا ہوا ہوں خواہ ایک منٹ کے لئے ہو تو میں نے : "کتب علیکم الصیام ۔ " پر عمل کر لیا ہے۔ لہٰذا ایسا شخص ایک دینی ضروری امر کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۳............ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: " وآتوا الزکواۃ ۔ " زکوٰۃ ادا کرو اور زکوٰۃ کا لغوی معنی ہے بڑھنا' بڑھانا پاک کرنا اور شرعی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے جب کہ وہ نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد چالیسواں حصہ کسی حقدار کو بغیر کسی معاوضہ کے مالک بنا دینا تو اگر کوئی شخص اصطلاحی شرعی معنی چھوڑ کر لغوی معنی مراد لے اور کہے کہ میں نے اپنے مال کو بڑھا دیا ہے لہٰذا میں نے : "واتو الزکواۃ ۔ " پر عمل کر لیا۔ ایسا شخص ایک دینی ضروری امر کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

۴............ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: " وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۔ " اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر حج کرنا فرض ہے جس کے پاس استطاعت ہو اور حج کا لغوی معنی ہے قصد کرنا لیکن حج کا اصطلاحی شرعی معنی ہے احرام باندھ کر حج کے دنوں میں مقامات مقدسہ پر حاضری دینا یا نویں ذی الحجہ کو عرفات میں قیام کرنا اور پھر طواف زیارت کرنا وغیرہ۔ لہٰذا اگر کوئی کہے کہ میں نے مکہ مکرمہ جانے کا قصد کر لیا ہے۔ لہٰذا میں نے قرآن پاک کے حکم کی تعمیل کر لی ہے تو ایسا شخص ایک دینی ضروری امر کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اسی طرح ہی قرآن مجید میں ہے : " ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین ۔ " میرا رسول جن کا نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے وہ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

یہاں بھی اگر کوئی شخص اصطلاحی شرعی معنی چھوڑ کر لغوی معنی لے اور کہے کہ خاتم کا معنی ہے مہر جس پر محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر لگ جائے وہ نبی ہو گا۔ تو ایسا شخص ایک دینی ضروری امر کا منکر ہو کر دائرہ اسلام سے

خارج اور کافر ہو جائے گا۔

لہٰذا مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اس قائدہ و قانون کو پہچانیں اور اپنے ایمان ضائع نہ کر بیٹھیں بلکہ اپنے سچے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے معنی پر عمل پیرا ہو کر دوزخ سے بچ جائیں۔ واللہ تعالیٰ الهادی ونعم الوکیل!

اب احادیث مبارکہ سے ختم نبوت کا معنی ملاحظہ کیجئے

۱............ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے :"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۰ ابوداود" یعنی رسول کرم ﷺ نے فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ بایں معنی کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

۲............ "ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی ۰ جامع ترمذی" یعنی بیشک رسالت اور نبوت ختم ہو گئی۔ لہٰذا میرے بعد نہ تو کسی قسم کا رسول پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ نبی۔

۳............ "کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی ۰ صحیح بخاری" یعنی بنی اسرائیل کی سیاست اللہ تعالیٰ کے نبی کیا کرتے تھے اور جب کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا لیکن میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

۴............ سید العالمین ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:"انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی ۰ صحیح بخاری" اے علی! تو مجھ سے ایسے ہے جیسے کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے مگر سن لو میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہ ہوگا۔

۵............ "لاتقوم الساعة حتیٰ یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انی رسول اللہ وفی روایة یزعم انی نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۰ صحیح بخاری وصحیح مسلم" یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے تقریباً تیس جھوٹے دغاباز ضرور پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر کوئی گمان کرے گا کہ میں اللہ کا رسول یا نبی ہوں مگر سن لو میں خاتم النبیین ہوں بایں معنی کہ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

نقطہ : اہل علم جانتے ہیں کہ احادیث مبارکہ میں لا نفی جنس کا ہے اور اس لا کے حیز میں جب نکرہ آئے تو وہ مفید حصر ہوتا ہے اور مندرجہ بالا پانچوں احادیث مبارکہ میں لا نفی جنس کا ہے۔ جس سے روزروشن کی

طرح واضح ہوا کہ حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی نہ ظلی نہ بروزی۔

الحمد للہ! رب العالمین کہ صحابہ کرامؓ کا متفقہ معنی خاتم النبیین کا اٰخری نبی ہے اور اس پر سب صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہے اگر اس معنی میں ذرا سی بھی لچک ہوتی تو وہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ کبھی جنگ نہ کرتے۔ صحابہ کرامؓ نے ہزاروں جانوں کا نذرانہ دے کر ثابت کر دیا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور پھر تابعین' تبع تابعین' آئمہ دین' اولیاء کاملین' علمائے راسخین کا بھی متفقہ فیصلہ ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

چند اہم فتویٰ ملاحظہ ہوں

۱............اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کا فتویٰ امام ابن حجر مکی نے الخیرت الحسان میں فرمایا: ''تنبا فی زمنه رضی الله عنه رجل قال امهلونی حتی آتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذالك مکذب لقول النبی ﷺ لا نبی بعدی ۰ جزالله عدوه ص ۷۷''

یعنی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اس نے کہا مجھے مہلت دو تا کہ میں کوئی نشانی نبی ہونے کی دکھاؤں تو سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فرمایا جو اس سے نشانی طلب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ نشانی طلب کرنے کے سبب رسول اکرم ﷺ کے اس قطعی ارشاد لا نبی بعدی کو جھٹلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے پاکباز اکابر اماموں کو جزائے خیر عطا کرے جو حق وباطل کے درمیان ایک مضبوط بند باندھ گئے ہیں جس سے ہزاروں کا ایمان بچ گیا۔ فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزا!

۲............سیدنا امام غزالی کا فتویٰ: '' ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الهذیان لا یمنعے الحکم بتکفیره لانه مکذب لهذا النص الذی اجتمعت الامة علی انه غیر موول ولا مخصوص ۰ جزالله عدوه ص ۸۲''

یعنی ساری امت نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ یہ لفظ بتا رہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا اور کبھی بھی کوئی رسول نہ ہوگا اور ساری امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص تو جو کوئی کسی تاویل سے تخصیص کرے تو ایسے شخص کی بات محض بکواس ہے۔ ایسا شخص کافر ہے

قادیانی مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

خشت اول

ہماری بدنصیبی کہ قادیانی مرتد' زندیق' گستاخ رسول' باغی ختم نبوت' مجرمان تحریف قرآن و حدیث غداران ملت و دین' آلہ کاران یہود و نصاریٰ ہونے کے باوجود خدا کی دھرتی پر بڑی عیش و عشرت اور کروفر کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنی دجالی صورتیں اور منحوس وجود لئے اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں پوری توانائیوں کے ساتھ جتے ہوئے ہیں۔

افسوس صد افسوس! وہ طائفہ مرتدین آج ہمارے معاشرے کا رواں دواں حصہ ہیں اور اپنے آقاؤں کی بخشی ہوئی دولت اور عطا کردہ کلیدی عہدوں کی طاقت سے سوسائٹی میں ایک طاقتور حیثیت حاصل کر چکے ہیں اور وہ مسلم معاشرے میں اس طرح گھل مل گئے ہیں جیسے دونوں کے مابین کوئی فرق ہی نہیں۔ جب ہم ایک گہری نظر اپنے معاشرے پر ڈالتے ہیں تو کسی کا بھائی قادیانی' کسی کا چچا قادیانی' کسی کا شوہر قادیانی' کسی کی بیوی قادیانی' کسی کا استاذ قادیانی' کسی کا شاگرد قادیانی' کوئی قادیانی کا افسر' کوئی قادیانی کا ماتحت' کوئی قادیانی کا جگری دوست' کوئی قادیانی کا شریک کاروبار' کوئی قادیانی کا ہمسایہ' کہیں قادیانی کی فیکٹری میں مسلمان ملازم' کہیں مسلمان کی فیکٹری میں قادیانی اعلیٰ عہدوں پر تعینات......... پھر یہ تعلقات مزید بڑھتے ہیں' پروان چڑھتے ہیں......... پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کے جنازے پڑھے جارہے ہیں......... آپس میں رشتے ناتے طے کئے جارہے ہیں......... خوشی کے موقعوں پر تحائف کا تبادلہ ہورہا ہے......... عید کے موقع پر بغل گیریاں ہورہی ہیں اور ماتھے چومے جارہے ہیں......... شادیوں میں کھانا اکٹھا کھایا جارہا ہے۔ قہقہے لگ رہے ہیں اور خود کو مسلمان کہلوانے والا ''قادیانی دولہا'' کے وکیل کی حیثیت سے نکاح فارم پر دستخط کررہا ہے......... چند ٹکوں کے لئے مسلمان اساتذہ قادیانیوں کے گھروں میں ٹیوشن پڑھارہے ہیں اور مرتدوں کے ہاں سے چائے شربت بھی اڑارہے ہیں......... شعائر اسلامی کی توہین کرنے کے جرم میں اگر کوئی قادیانی پکڑا گیا ہے تو عدالت کے ایوان میں مسلمان وکیل دنیائے فانی کی دولت

فانی کے چند روپوں کے عوض اس مجرم اسلام کو مظلوم ثابت کرنے کے لئے بڑے پر جوش انداز میں دلائل کے انبار لگا رہا ہے۔ لیکن ان میں سے بہتوں کو معلوم نہیں کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے ایمان کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے آشنا نہیں کہ وہ جہالت کی شمشیر سے اپنی دینی غیرت کے ٹکڑے کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تڑپا رہے ہیں اور اللہ کی آتش انتقام کو دعوت انتقام دے رہے ہیں۔ اللہ اجر عظیم عطا فرمائے مجاہد اسلام پاسبان ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو جو ایک طویل مدت تک ملت اسلامیہ کو فتنہ قادیانیت اور اس کی خطرناک چالوں سے آگاہ کرتے رہے ہیں اور افراد امت کی تربیت کر کے انہیں اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے صف آراء کرتے رہے ہیں۔ یہ مضمون ان سوالات کے مجموعہ سے انتخاب ہے جو اندرون وبیرون ملک کے قارئین روزنامہ جنگ کراچی اور ہفت روزہ ختم نبوت میں مولانا لدھیانویؒ سے پوچھتے تھے۔ مضمون آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ کے در دل پہ دستک دے رہا ہے کہ خدارا مجھے پڑھو اور پڑھاؤ............ سمجھو اور سمجھاؤ............ جاگو اور جگاؤ............بچو اور بچاؤ!!!(ادارہ)

مسلمان کی تعریف

سوال...... قرآن اور حدیث کے حوالہ سے مختصراً بتائیں کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے؟۔

جواب...... ایمان نام ہے آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے پورے دین کو بغیر کسی تحریف و تبدیلی کے قبول کرنے کا اور اس کے مقابلہ میں کفر نام ہے آنحضرت ﷺ کے دین کی کسی قطعی و یقینی بات کو نہ ماننے کا۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات میں: ” ماانزل الی الرسول، “ کے ماننے کو ”ایمان“ اور: ”ما انزل الی الرسول“ میں سے کسی ایک کے نہ ماننے کو کفر فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح احادیث شریفہ میں بھی یہ مضمون کثرت سے آیا ہے۔

مثلاً صحیح مسلم (جلد اول صفحہ ۳۷) کی حدیث میں ہے: ”اور وہ ایمان لائیں مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر۔“

اس سے مسلمان اور کافر کی تعریف معلوم ہو جاتی ہے۔ یعنی جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی تمام قطعی و یقینی باتوں کو من وعن مانتا ہو وہ مسلمان ہے اور جو شخص قطعیات دین میں سے کسی ایک کا منکر ہو یا اس کے معنی و مفہوم کو بگاڑتا ہو وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔

مثال کے طور پر قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اور بہت سی احادیث شریفہ میں اس کی یہ تفسیر فرمائی گئی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ملت اسلامیہ کے تمام فرقے (اپنے اختلاف کے

باوجود) یہی عقیدہ رکھتے آئے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدے سے انکار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے قادیانی غیر مسلم اور کافر قرار پائے۔

اسی طرح قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے مبلغین اس عقیدے سے منحرف ہیں اور وہ مرزا قادیانی کے عیسیٰ ہونے کے مدعی ہیں۔ اس وجہ سے بھی وہ مسلمان نہیں۔ اس طرح قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کو قیامت تک مدار نجات ٹھہرایا گیا ہے لیکن مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میری وحی نے شریعت کی تجدید کی ہے۔ اس لئے اب میری وحی اور میری تعلیم مدار نجات ہے۔ (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷ حاشیہ) غرض کہ مرزا قادیانی نے بے شمار قطعیات اسلام کا انکار کیا ہے۔ اس لئے تمام اسلامی فرقے ان کے کفر پر متفق ہیں۔

قادیانیوں کے ساتھ اشتراک تجارت اور میل ملاپ حرام ہے

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ؟۔

قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے مرکزی فنڈ میں جمع کراتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے۔ چونکہ قادیانی مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو کیا ایسے میں ان کے اشتراک سے مسلمانوں کا تجارت کرنا یا ان کی دکانوں سے خرید و فروخت کرنا یا ان سے کسی قسم کے تعلقات یا راہ و رسم رکھنا از روئے اسلام جائز ہے ؟۔

جواب...... صورت مسئولہ میں اس وقت چونکہ قادیانی کافر محارب اور زندیق ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تجارت کرنا خرید و فروخت کرنا ناجائز و حرام ہے۔ کیونکہ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ لوگوں کو قادیانی بنانے میں خرچ کرتے ہیں۔ گویا اس صورت میں مسلمان بھی سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ان کی مدد کر رہے ہیں۔ لہٰذا کسی بھی حیثیت سے ان کے ساتھ معاملات ہرگز جائز نہیں۔ اسی طرح شادی، غمی، کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا عام مسلمانوں کا اختلاط ان کی باتیں سننا ناجائز ہے۔ فقط واللہ اعلم!

مسلمان عورت سے قادیانی کا نکاح

سوال...... ہمارے علاقے میں ایک خاتون رہتی ہیں جو بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم دیتی ہیں۔ نیز محلہ

کی مستورات تعویذ گنڈے اور دینی مسائل کے بارے میں موصوفہ سے رجوع کیا کرتی ہیں لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر قادیانی ہے۔ موصوفہ سے دریافت کیا گیا تو اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر میرا شوہر قادیانی ہے تو کیا ہوا میں تو مسلمان ہوں۔ میرا عقیدہ میرے ساتھ اور اس کا اس کے ساتھ۔ اس کے عقائد سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ :

۱...... کسی مسلمان مرد یا عورت کا کسی قادیانی مذہب کے حامل افراد سے زن و شوہر کے تعلقات قائم رکھنا کیسا ہے ؟۔

۲...... اہل محلّہ کا شرعی معاملات میں اس خاتون سے رجوع کرنا۔ نیز معاشرتی تعلقات قائم رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟۔

جواب...... کسی مسلمان خاتون کا کسی غیر مسلم سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ نہ قادیانی سے نہ کسی دوسرے غیر مسلم سے اور نہ کوئی مسلمان خاتون کسی قادیانی کے گھر رہ سکتی ہے' نہ اس سے میاں بیوی کا تعلق رکھ سکتی ہے۔ یہ خاتون جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے اگر اس کو یہ مسئلہ معلوم نہیں تو اس کو اس کا مسئلہ بتا دیا جائے۔ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اسے چاہئے کہ وہ قادیانی مرتد سے فوراً قطع تعلق کرلے اور اگر وہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد بھی بدستور قادیانی کے ساتھ رہتی ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ درحقیقت خود بھی قادیانی ہے۔ محض بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے۔ محلے کے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ اس سے قطع تعلق کریں اور اس سے بھی وہی سلوک کریں جو قادیانی مرتدوں سے کیا جاتا ہے۔ اس سے بچوں کو قرآن کریم پڑھوانا' تعویذ گنڈے لینا' دینی مسائل میں اس سے رجوع کرنا اس سے معاشرتی تعلقات رکھنا حرام ہے۔

کیا حضرت مہدی علیہ الرضوان و عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی ہیں ؟

سوال...... مہدی علیہ الرضوان اس دنیا میں کب تشریف لائیں گے ؟ اور کیا مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی وجود ہیں ؟۔

جواب...... حضرت مہدی علیہ الرضوان آخری زمانہ میں قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔ ان کے ظہور کے تقریباً سات سال بعد دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ سے لے کر تیرھویں صدی کے آخر تک امت اسلامیہ کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو الگ الگ شخصیتیں ہیں اور یہ کہ نازل ہو کر پہلی نماز حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مہدی کے اقتدا میں پڑھیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلا شخص تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ایک ہونے کا عقیدہ ایجاد کیا ہے۔ اس کی دلیل نہ قرآن کریم میں ہے نہ کسی صحیح اور مقبول حدیث میں اور نہ سلف صالحین میں کوئی اس کا قائل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت حضرت مہدی علیہ الرضوان اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت نبی یا امتی کے تشریف لائیں گے؟

سوال...... حضور ﷺ کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت نبی تشریف لائیں گے یا حضور ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے؟۔ اگر آپ نبی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائیں گے تو حضور ﷺ خاتم النبیین کیسے ہوئے؟۔

جواب ...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بدستور نبی ہوں گے لیکن آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری سے ان کی شریعت منسوخ ہوگئی اور ان کی نبوت کا دور ختم ہوگیا۔ اس لئے جب وہ تشریف لائیں گے تو آنحضرت ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں گے اور آنحضرت ﷺ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔ ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے خلاف نہیں کیونکہ نبی آخر الزماں آنحضرت ﷺ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آنحضرت ﷺ سے پہلے مل چکی تھی۔

قادیانی مردہ

سوال...... کیا قادیانی اہل کتاب ہیں؟۔

جواب...... قادیانی اہل کتاب نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔

سوال ...... اگر کوئی قادیانی سلام کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟۔

جواب...... اس کے سلام کا جواب نہ دیا جائے اور نہ خود کسی قادیانی کو سلام کیا جائے۔

سوال...... کیا قادیانی کے ساتھ کھانا پینا یا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے؟۔

جواب......اس کے ساتھ کھانا جائز نہیں ہے۔

سوال......کیا کسی مسلمان کا کسی قادیانی کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اس کی میت کو کندھا دینا جائز ہے؟۔

جواب...... مرتد کا نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو کندھا دینا جائز نہیں۔

سوال...... کسی قادیانی کا مسلمان کے جنازہ میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے ؟۔

جواب......اس کو مسلمان کے جنازہ میں شرکت سے روک دیا جائے۔

سوال...... قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا کیا حکم ہے ؟۔

جواب...... کسی قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ اگر دفن کیا گیا ہو تو اس کا اکھاڑنا ضروری ہے۔

سوال...... قادیانی نواز وکلاء جو کیسوں میں قادیانیوں کی وکالت کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے ؟۔

جواب...... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے قیامت کے دن مرزا قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمہ میں کسی عام قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کا معنی آنحضرت ﷺ کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔

ایک طرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے دوسری طرف قادیانی جماعت ہے جو شخص دین محمدی ﷺ کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت یا وکالت کرتا ہے وہ کل روز محشر حضور ﷺ کی امت میں شامل نہیں ہوگا خواہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

سوال...... قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کی تکفیر کا سب سے پہلا فتویٰ کس نے اور کب دیا؟۔

جواب...... مرزا غلام احمد قادیانی نے جب آہستہ آہستہ پر پرزے نکالنے شروع کئے اور علماء ربانیین پر

اس کا کفر آشکارا ہونے لگا تو سب سے پہلا فتویٰ تکفیر علماء لدھیانہ نے دیا۔ ان میں مولانا محمد لدھیانویؒ مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ اور مولانا محمد اسماعیل لدھیانویؒ شامل تھے جنہوں نے ۱۸۸۴ء میں مرزا قادیانی کے کفر پر ایسا فتویٰ لکھا جو رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ ہے۔

سوال...... قادیانیت کے خلاف جو امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء میں منظور ہوا اس کے متعلق واضح کریں کہ ان سے کیا فوائد حاصل ہوئے ہیں؟۔

جواب...... اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور امت مسلمہ کی محنت و کاوش سے ۱۹۸۴ء کو جو امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا اس سے مسلمانان عالم کو حسب ذیل فوائد حاصل ہوئے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ قادیانی ان امور کو استعمال کر کے امت مسلمہ کو دھوکہ دیتے تھے اب امت ان کی اس چال بازی سے محفوظ ہو گئی ہے۔ چند فوائد پیش خدمت ہیں:

۱............ قادیانی اپنی جماعت کے چیف گرو کو امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔

۲............ قادیانی اپنی جماعت کے سربراہ کو خلیفۃ المسلمین یا خلیفۃ المومنین نہیں کہہ سکتے۔

۳............ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی مرید کو معاذاللہ صحابی نہیں کہہ سکتے۔

۴............ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی مرید کے لئے رضی اللہ عنہ نہیں لکھ سکتے۔

۵............ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کے لئے ام المومنین کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔

۶............ قادیانی اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد نہیں رکھ سکتے۔

۷............ قادیانی اذان نہیں دے سکتے۔

۸............ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

۹............ قادیانی اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

۱۰............ قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔

۱۱............ قادیانی اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔

۱۲............ قادیانی تمام شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے۔

سوال...... ہم نے سنا ہے کہ مرزا قادیانی انگریز کا ایجنٹ تھا اور انگریز نے اس کی آبیاری جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے کی تھی۔ براہ کرم وضاحت سے جواب عنایت فرمائیں۔

جواب...... مرزا غلام احمد قادیانی جدی طور پر انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز نے جب متحدہ ہندوستان پر قبضہ کیا تو اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کی خدمات حاصل کیں۔

مرزا قادیانی کی تحریرات سے ہمارے موقف کی صداقت ملاحظہ فرمائیں:

۱...... یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار (انگریز گورنمنٹ) اپنے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے...... اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے۔

ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ (کتاب البریہ ص ۵۰ ۳' خزائن ص ۵۰ ۳ ج ۱۳)

۲...... سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ (انگریزی) نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے...... ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب' میرا خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۹ ۰ ۱ج ۳)

۳...... اور میں نے صرف اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔ (مجموعہ اشتہارات ص ۱۱ج ۳)

۴...... میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب ص ۱۵' خزائن ص ۱۵۵ ۶ ج ۱۵)

سوال ...... قادیانیوں کی وجوہ تکفیر کون کون سی ہیں؟۔

جواب...... رئیس المحدثین الشیخ محمد انور شاہ کشمیریؒ نے مقدمہ بہاول پور کے اندر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی چھ وجوہ تکفیر متعین کی ہیں:

۱...... ختم نبوت کا انکار۔

۲...... دعویٰ نبوت اور اس کی تصریح کہ ایسی ہی نبوت مراد ہے جیسے پہلے انبیاء کی تھی۔

بقیہ صفحہ 8 پر

قاری عبدالوحید قاسمی

یوسف کذاب کا انجام

تاریخ عالم شاہد ہے کہ ہر مدعی نبوت اور گستاخ رسول کا آخری انجام بڑا بھیانک ہوا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ شان رسالت میں گستاخی کرنا ایسا بھیانک 'گھناؤنا فعل اور قبیح حرکت ہے جسے غیرت اسلامی اور حمیت مسلمانی نے کبھی بھی برداشت نہیں کیا۔ اس دور میں جبکہ فتنوں کا دور ہے چاروں طرف فتنوں کی بارش اور طوفان برپا ہے۔ اس دور میں رسول عربی ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ کرنا افضل ترین جہاد ہے اور عشق رسول ﷺ کا مظہر ہے۔ آپ ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ اس کی پاسبانی امت مسلمہ کا اولین فرض ہے۔

موجودہ دور کا گستاخ رسول یوسف کذاب

اس ملعون کذاب کے بڑے بڑے دعوے تھے۔ ملعون نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ نیز رحمت دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں وریدہ دستی کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کذاب کے خلاف کیس کیا۔ ساڑھے تین سال تک مختلف مراحل طے کرتا رہا۔ تاآنکہ 5اگست 1999ء کو سیشن جج لاہور نے ملعون کو سزائے موت سنائی اور وہ اپنی زندگی کے دن گن رہا تھا۔ اس کا بڑا گروہ تھا۔ بعض جرنیل بھی مرید تھے اور وزراء بھی بھرپور سپورٹ کرتے تھے اور اس ملعون کی رہائی کے لئے سرکاری لیٹر پیڈ پر سفارشیں بھی ہوئیں کہ گستاخ رسول ﷺ بچ جائے۔ لیکن سابق گستاخوں کی طرح اس یوسف کذاب کا بھی آخری انجام بد آپہنچا۔ 12 جون 2002ء کو اخبارات میں بڑی سرخیوں سے یہ خبر شائع ہوئی کہ توہین رسالت میں سزائے موت کا قیدی یوسف کذاب کوٹ لکھپت جیل میں قتل ہوگیا اور قاتل بھی ایک سزائے موت کا قیدی طارق موٹا ہے۔ اس نے گستاخ رسول کو واصل جہنم کیا۔

اس ذلت آمیز موت کی خبر کے بعد پہلی خبر یہ شائع ہوئی کہ اس کو جڑانوالہ میں دفن کردیا گیا جو اس کا آبائی گاؤں تھا مگر رشتے داروں اور گاؤں والوں نے غیرت اسلامی کا ثبوت دیا پھر خبر شائع ہوئی کہ اس کو راولپنڈی میں دفن کردیا گیا ہے مگر جس طرح یہ کذاب ساری زندگی لوگوں کو دھوکہ دیتا رہا۔ اس کی موت کے بعد بھی اس نے

لوگوں کو دھوکہ دیا مگر یہ خبریں صرف اور صرف دھوکہ دینے کے لئے شائع کروائی گئی تھیں۔ اس گستاخ رسول یوسف کذاب کے مریدوں نے خبریں شائع کرواکر اس کا ثبوت دیا کہ جس طرح یوسف کذاب نے زندگی میں لوگوں کو دھوکہ دیا۔ اس کے مرنے کے بعد بھی مریدوں نے لوگوں کو دھوکہ دیا۔ مگر 17 جون کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ یوسف کذاب کو خاموشی کے ساتھ اسلام آباد میں دفن کردیا گیا ہے۔ ملعون مریدوں نے کفن دفن میں بڑی عجلت کی اور اس کی قبر نمبر154 اور پلاٹ نمبر106 میں دفن کردیا گیا ہے اور قبرستان کی انتظامیہ سے بھی دھوکہ کیا کہ یہ عام آدمی کی لاش ہے اس طرح دھوکہ دے کر دفن کردیا گیا ہے۔ اس خبر کے بعد پورے اسلام آباد کے مسلمانوں میں خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد اور راولپنڈی کے ذمہ دار حضرات اور عہدیداران نے فوراً نوٹس لیتے ہوئے اسلام آباد کے تمام علماء کرام کا اجلاس طلب کیا اور تفصیلاً غور کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ قبرستان کی انتظامیہ سے رابطہ قائم کرکے واقعہ کی تحقیق کی جائے۔

اس کے بعد علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک وفد تشکیل دیا گیا۔ قاری عبدالوحید قاسمی' مولانا محمد نقشبندی' مولانا عبدالرزاق حیدری نے قبرستان کی انتظامیہ کے آفیسر حافظ محمد اکرم سے ملاقات کرکے تفصیلاً تحقیق کی اور اس تحقیق کے مطابق واضح ہوگیا کہ یوسف کذاب کو اسلام آباد میں مسلمانوں کے قبرستان میں دھوکہ دے کر دفن کردیا گیا ہے اور اس کی قبر نمبر154 اور پلاٹ نمبر106 ہے۔ اس تحقیق کے بعد اسلام آباد کے علماء کا ہنگامی اجلاس دوبارہ طلب کیا گیا۔ جامع مسجد شہید اسلام میں اجلاس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے سیکرٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی' مبلغ اسلام آباد مفتی خالد میر کشمیری' مبلغ ختم نبوت راولپنڈی مفتی محمود الحسن نے علماء اسلام کی طرف سے پریس کانفرنس میں علماء کے فیصلوں کا اعلان کیا کہ اسلام آباد کے تمام علماء کرام اور مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ یوسف کذاب کو فوراً مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری اسلام آباد انتظامیہ' حکومت اور کذاب کے مریدوں پر ہوگی۔ مسلمان راست اقدام پر مجبور ہوجائیں گے۔

یوسف کذاب کے مریدوں نے اعلان کیا کہ اگر لاش نکالی گئی تو ہم شریعت کورٹ جائیں گے۔ اگر زبردستی لاش نکالی گئی تو ملک میں بدامنی پھیلے گی اور پورے ملک میں آگ لگ جائے گی کیونکہ یوسف کذاب کے مریدین کافی تعداد میں ملک اور بیرون ملک موجود ہیں۔ یوسف کذاب کے مریدوں نے انتظامیہ اور اخبارات کے ذریعے اسلام آباد کے علماء کرام اور تمام مسلمانوں کو دھمکیاں دے کر مرعوب کرنے کی بھرپور کوشش کی مگر وہ اس میں بھی کامیاب نہ ہوئے۔

علماء اسلام آباد نے ان نام نہاد مریدوں کی طرف سے اخبارات اور انتظامیہ کے ذریعہ سے دھمکیوں اور انتظامیہ کی طرف سے پیش رفت نہ ہونے پر پھر ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا اور اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اب انتظامیہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کوئی ملاقات نہ کی جائے اور ایک درخواست لکھ کر متعلقہ حکام کو فیکس کی جائے۔ گیارہ علماء کرام کے دستخط بھی کیے گئے اور یہ درخواست وزیر داخلہ 'آئی جی پولیس اسلام آباد' چیف کمشنر' ڈی سی اسلام آباد اور دوسرے حکام بالا و اخبارات کو فیکس کی گئی۔ روزنامہ اساس نے یہ درخواست علماء کرام کی پریس کانفرنس اور ان کے مطالبات شائع کر دیئے۔

دوسرے دن روزنامہ اساس نے اسلام آباد اور راولپنڈی کے جید علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد اور راولپنڈی کے ذمہ داران کو دعوت دی کہ اس مسئلہ پر "اساس فورم" کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس فورم کے ذریعہ تمام علماء کرام نے کھل کا اظہار خیال کیا اور کہا کہ شرعی و قانونی اعتبار سے مسلمانوں کے قبرستان میں غیر مسلم دفن نہیں ہو سکتا اور یہاں اسلام آباد میں غیر مسلم قبرستان موجود ہیں۔ لہذا شرعاً قانوناً حکومت ہر صورت میں یوسف کذاب کی لاش کو یہاں سے نکالنے کے انتظامات انتظامیہ سے کروائے۔ یہ اسلام آباد کے امن وامان کا بھی مسئلہ ہے۔ اس درخواست کے بعد انتظامیہ نے یوسف کذاب کی قبر پر پہرا بٹھادیا۔ اور پولیس متعین کر دی اور انتظامیہ کی طرف سے اعلان ہوا کہ انتظامیہ نے یوسف کذاب کی لاش نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور علماء کرام سے مشورہ ہو گیا ہے۔

بالآخر پولیس اور اسلام آباد انتظامیہ کے پہرے میں یوسف کذاب کے مریدوں نے رات 12 بج کر 35 منٹ پر قبر نمبر 154 پلاٹ نمبر 106 کو اکھاڑنا شروع کر دیا اور ایک بج کر دو منٹ پر لاش کو باہر نکالا۔ اس کی لاش کو ایدھی ایمبولینس میں لے جایا گیا۔ اس وقت پورے قبرستان میں اتنی بدبو اور تعفن پھیل گیا کہ انتظامیہ کے اہلکاروں کی دوڑیں لگ گئیں اور دو گورکن بے ہوش ہو گئے اور جن راستوں سے اس لاش کو دوسری جگہ منتقل کیا گیا تمام راستے میں بدبو اور تعفن پھیلتا گیا۔ روزنامہ اساس کی رپورٹنگ ٹیم نے شروع سے آخر تک اس تمام واقعہ کو کیمرہ میں محفوظ کیا اور قلم سے رپورٹ کیا۔ آخر کار دوسری جگہ قادیانیوں کے قبرستان H/9 میں جہاں پہلے ہی سے قبر تیار کی گئی تھی اس یوسف کذاب کو جہنم کے حوالے کیا گیا:

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اس قبر پر بھی مریدوں کی درخواست پر پہرہ لگا دیا گیا۔

☆......☆......☆

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کر کے کفر وارتداد کا راستہ اختیار کیا اور قادیانی امت کی بنیاد ڈالی۔ جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں :

اسلام سے غداری اور حضرت محمد ﷺ کی امت مسلمہ کو حضرت محمد عربی ﷺ سے کاٹ کر ایک ہندی مرکز (قادیان) پر جمع کرنا۔ اسلام دشمن طاقتوں کے لئے جاسوسی کرنا۔

اہل اسلام کے درمیان افتراق وانتشار پیدا کرنا۔ مسئلہ جہاد جو کہ اسلام کی روح ہے اس کو منسوخ کرنا۔

چنانچہ آج قادیانیت امت مسلمہ کے لئے ایک زبردست چیلنج بن چکی ہے۔ اسرائیل میں ان کے مراکز قائم ہیں۔ قادیانی جس ملک میں بھی ہیں وہ اسلام دشمن اور استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور اسلامی ممالک کے خلاف سازشیں کرنا ان کا اہم ترین ہدف ہے۔

پاک وہند کے علماء حق جو قادیانیت کے دجل وفریب سے پورے واقف ہیں ہمیشہ سے قادیانیت کی تردید میں سرگرم رہے۔ ۱۹۵۲ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فتنہ قادیانیت کے ردوتعاقب کے لئے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک مستقل غیر سیاسی تنظیم کی بنیاد ڈالی جس کا مرکزی دفتر ملتان پاکستان میں ہے اور جس کے ۳۲ سے زیادہ دفاتر پاکستان اور دیگر ممالک میں کام کر رہے ہیں اور رد قادیانیت کے ماہر تربیت یافتہ مبلغین کی ایک بڑی جماعت ان مراکز میں متعین ہے۔ اس تنظیم کے تحت بارہ دینی مدارس اور دس مساجد ایسے مقامات پر قائم کئے گئے ہیں جہاں قادیانیوں کا نسبتاً زور کچھ زیادہ ہے۔

مجلس کی خدمات

قیام پاکستان کے بعد بھی سرکاری سطح پر قادیانیوں کو مسلمان تصور کیا جاتا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ایک عظیم الشان تحریک چلائی جس میں یہ بنیادی تین مطالبات پیش کیے گئے :

۱............ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۲............ ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

۳............ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو بر طرف کیا جائے۔

لیکن اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان مرتد کے اشاروں پر اس وقت کی حکومت نے اس مقدس تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا اور دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

مئی ۱۹۷۴ء میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں دوسری مرتبہ تحریک چلی جس کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا آئینی و دستوری فیصلہ دیا۔

۱۹۸۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں تیسری مرتبہ تحریک چلی۔ یہ تحریک مسلسل ایک سال جاری رہی۔ بالآخر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمان کہلوانے 'اذان دینے' اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے اور اسلامی شعائر کے استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ نیز ان کی تبلیغی وارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی۔

چناب نگر

"چناب نگر" (سابقہ ربوہ) پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ہے۔ یہ شہر قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بسایا۔ ۱۹۷۴ء تک یہ شہر ایک قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہاں صرف قادیانیوں کی حکومت تھی اور حکومت پاکستان کا قانون یہاں معطل ہو کر رہ گیا تھا۔ کسی مسلمان کو اس شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں اسے کھلا شہر قرار دیا گیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے یہاں دو مراکز اور مسجدیں قائم ہیں جن کی برکت سے کئی قادیانی خاندانوں نے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

لٹریچر کی اشاعت

مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت کے موضوع پر عربی' اردو' انگریزی' سندھی' میں دو سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں اور پمفلٹ شائع کیے ہیں جن میں بعض کی اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے اور یہ تمام لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ مجلس کے زیر اہتمام دو رسائل ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک

ملتان ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔

لائبریری

قادیانیت کی تردید کے لئے سب سے اہم ضرورت قادیانی کتب کا حصول ہے جن سے قادیانیوں کے اصل عقائد و عزائم معلوم کئے جاسکتے ہیں اور مناظروں اور مباحثوں میں جن کا حوالہ دیا جاسکتا ہے لیکن قادیانی کتب کا حصول اس لئے مشکل ہے کہ اب اکثر قادیانی کتب نایاب ہیں۔ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک عظیم الشان لائبریری جس میں اسلامی کتب کے علاوہ قادیانی کتب' رسائل اور اخبارات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔

دار المبلغین

مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ایک دار المبلغین قائم ہے جس میں ذہین اور مستعد نوجوان علماء کو رد قادیانیت کے موضوع پر مکمل تربیت دی جاتی ہے اور قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں داخلہ لینے والے فاضل علماء کو معقول وظائف دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف دینی مدارس میں رد قادیانیت پر کورس ہوتے ہیں۔ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس یکم شعبان تا ۲۵ شعبان منعقد کیا جاتا ہے۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس اپنی آب و تاب کے ساتھ گزشتہ ۲۰ سال سے تسلسل کے ساتھ منعقد ہورہی ہے۔

مقدمات کی پیروی

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان بعض اوقات تنازعات و مقدمات کی نوبت آتی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مظلوم مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کے مقدمات کی پیروی کرتی ہے اور ان کے مصارف برداشت کرتی ہے۔ اس نوعیت کے متعدد مقدمے اب بھی پاکستانی عدالتوں میں چل رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے وہاں کے مسلمانوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں دو مرتبہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے نمائندہ وفد بھیجے۔ جنوبی افریقہ کی عیسائی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

بیرونی ممالک میں

عالمی سطح پر امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت وقتاً فوقتاً اپنے وفود بھیجتی ہے۔ سب سے پہلے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر ؒ نے جزائر فیجی 'جرمنی' برطانیہ اور بھارت کے دورے کئے۔ برطانیہ کے دورے میں مولانا مرحوم کو عظیم کامیابی ہوئی۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ دو سَنَّ

تسر (لندن) میں شاہجہان مسجد جو ملکہ بھوپال نے تعمیر کی تھی ۱۹۰۱ء میں قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ ۷۶ سال کے بعد مولانا لال حسین اختر مرحوم نے اسے قادیانیوں کے قبضہ سے واگذار کرایا۔ الحمد للہ! اب تک یہ مسجد مسلمانوں کی تحویل میں ہے۔

مجلس کے وفد اب تک انڈونیشیا' بنگلہ دیش' برما' سنگاپور' تھائی لینڈ' جاپان' فرانس' جرمنی' بیلجیئم' ناروے' کینیڈا امریکہ اور یورپ وافریقہ کے بیشتر ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ برطانیہ میں مجلس کا دفتر ۳۵ سٹاک ویل گرین لندن میں ہے۔

قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مالی اعانت

جو حضرات قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرتے ہیں مجلس ان کو خود کفیل بنانے کے لئے ان کی ہر ممکن مالی اعانت کرتی ہے۔ مجلس بقدر استطاعت ان کے اہل و عیال کے مصارف بھی برداشت کرتی ہے۔

ختم نبوت کانفرنس لندن

قادیانیوں کے سربراہ مسٹر مرزا طاہر نے پاکستان سے بھاگ کر لندن میں پناہ لی اور وہاں ۲۵ ایکٹر زمین خرید کر ایک قادیانی کالونی آباد کی جس کا نام (نعوذ باللہ) اسلام آباد رکھا۔ یہ نیا قادیانی مرکز پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے اور ناواقف مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے بنایا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۸۹ء تک مسلسل پانچ سال ویمبلے ہال لندن میں ہر سال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کیں جو لندن کی تاریخ میں مسلمانوں کی منفرد اور ممتاز ختم نبوت کانفرنسیں تھیں۔ پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم الشان دفتر قائم کیا جائے جو پوری دنیا میں قادیانی سازشوں کا پردہ چاک کرے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کرے۔

الحمد للہ! اس عظیم الشان دفتر کا خواب ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو پورا ہو گیا جب لندن شہر کے وسط اسٹاک ویل گرین کے علاقہ میں ایک بڑی بلڈنگ کو ایک لاکھ پینتیس ہزار پونڈ میں خرید کر دفتر ختم نبوت میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس دفتر میں جہاں ایک بڑی لائبریری قائم کی گئی ہے وہاں تعلیم قرآن کے لئے مدرسہ' نماز کے لئے جگہ بھی مختص کی گئی ہے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۸۷ء سے ہی پنجگانہ نماز' جمعہ' عیدین کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ ہر سال حفاظ قرآن' تراویح میں قرآن سناتے ہیں۔ مدرسہ میں تعلیم قرآن کا سلسلہ اسی دن سے چل رہا ہے۔ کئی طلبہ قرآن پاک مکمل کر چکے ہیں۔ لندن اور برطانیہ کے دوسرے تمام شہروں میں مبلغین دورہ کرتے رہتے ہیں۔ یورپ کے تمام ممالک امریکہ اور آسٹریلیا میں اسی مرکز سے انگلش زبان میں لٹریچر ارسال کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ اس وقت مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی خطرناکی سے یہی مرکز آگاہ کر رہا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خاں

۷ ستمبر ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ممتاز عالم دین اور تحریک ختم نبوت کے رہنما صاحبزادہ طارق محمود نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کا سدباب نہ کیا گیا تو ملکی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے وہ گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیراہتمام جامع مسجد ختم نبوت میں یوم ختم نبوت کے سلسلے میں جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسے سے مولانا عزیزالرحمن ثانی مرکزی مبلغ ختم نبوت لاہور نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک عزیز اندرونی اور بیرونی خطرات سے دوچار ہے حکومت امریکی ایجنڈا کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ہمارے حکمرانوں کے تعاون سے طالبان کی اسلامی حکومت کو امریکہ کے مفادات کے تحفظ کے لئے ختم کیا گیا۔ انہوں نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے ۹۰ سال کی طویل جدوجہد کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر مولانا مفتی محمودؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد کی ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جلسہ کی صدارت جامعہ صالحہ نعمانیہ کے شیخ الحدیث استاذالعلماء حضرت مولانا علاؤالدین نے کی۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے صاحبزادہ مولانا عطاء الرحمٰن، حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم، قاری محمد اشفاق، جناب محمد شعیب گنگوہی ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

۷ ستمبر بعد از عشاء جامع مسجد چمن شاہ گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت قاری محمد یوسف عثمانی نے صدارت فرمائی۔ جامعہ نصرت العلوم کے استاذالحدیث حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالقدوس خان مہمان خصوصی تھے۔ حضرت

مولانا صاحبزادہ ریاض احمد صاحب ناظم عمومی جامعہ نصرت العلوم' حضرت مولانا عبدالغفور حقانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا احسان اللہ فاروقی' مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ گوجرانوالہ' حضرت حافظ محمد ثاقت کے ایمان پر اور بیانات ہوئے۔ بحمد اللہ تعالیٰ کانفرنس بہت اچھے طریقہ پر رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا حقانی کانفرنس کے خاتم المقررین تھے۔ آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام مرکزی مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں ۸ ستمبر بعد از مغرب سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مخدوم الصلحاء پیر طریقت خانوادہ رائے پور کے مسند نشین حضرت اقدس سید نفیس الحسینی مد ظلہ نے فرمائی۔ تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد۔ جمعیت علماء پاکستان کے انجینئر سلیم اللہ خان' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما خطیب ابن خطیب حضرت مولانا قاری محمد امجد خان' حضرت مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی' مولانا منور حسن صدیقی گوجرانوالہ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' گجرات کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی' صاحبزادہ رشید احمد صاحب اور اہل حدیث مکتب فکر کے مرکزی رہنما شعلہ نوا خطیب ہر دلعزیز مقرر نامور عالم دین مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا اللہ وسایا کے خطابات ہوئے۔

کانفرنس کی نگرانی کے فرائض حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ لاہور نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا قاری محمد عالمگیر' قاری محمد علی' قاری علی حیدر نے تلاوت فرمائی۔ جبکہ بابا خاتم دین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جامعہ قاسمیہ رحمان پورہ اور مدرسہ ختم نبوت مسجد عائشہ کے طلباء نے انتظامات کو سنبھالا۔ الحمد للہ کانفرنس رات ایک بجے کے قریب جاکر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد لله!

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے زیر اہتمام جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ میں ۹ ستمبر بعد از نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے تمام انتظامات سیالکوٹ شہر کے نامور مذہبی رہنما مولانا قاری محمد مصدق قاسمی اور سیالکوٹ مجلس کے مبلغ مولانا محمد عارف ندیم کی نگرانی میں جامعہ فاروقیہ کے طلباء اور اساتذہ نے سنبھالے۔ کانفرنس کی صدارت و سرپرستی اور صدارتی خطاب جناب پیر شبیر احمد گیلانی نے فرمایا۔ حضرت مولانا مصدق قاسمی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تمام دینی جماعتوں کے رہنما اور سیالکوٹ

شہر کی دینی قیادت سٹیج پر تشریف فرما تھی۔ اس موقعہ پر جامعہ فاروقیہ سے فارغ ہونے والے بیسوں طلباء کی دستار بندی کی گئی مولانا اللہ وسایا کا بیان ہوا۔ فلحمد للہ!

کراچی میں یوم ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علماء کرام کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' قاری عبدالمالک' مفتی خالد محمود نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کا مطلب آنحضرت ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرنا ہے۔ قادیانیوں نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کے حضرت محمد ﷺ کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی ماننا شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی' امت محمدیہ سے الگ ٹھہرے۔ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اختلاف مسلکی یا گروہی نہیں بلکہ یہ کفر اور اسلام کا اختلاف ہے۔ ۷ ستمبر کا دن ان دس ہزار شہدائے ختم نبوت کے مقدس لہو کی یاد دلاتا ہے۔ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ' ناموس رسالت کی سربلندی اور قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے شہادت کی قربانی پیش کی لیکن اس مقدس مشن کو ترک نہیں کیا۔ آج ہم قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی صف میں شامل ہو جائیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلکی و گروہی اختلاف سے بالاتر ہو کر متحدہ طور پر ان سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنانا اور لاقانونیت سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ علماء کرام نے جس طرح قادیانیوں کے خلاف ایک صدی پر محیط جدوجہد جاری رکھی ہے۔ اسی طرح وہ آئندہ بھی ان کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد جاری رکھتے ہوئے انہیں ان کے منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ اس موقع پر مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی' قاری فیض اللہ چترالی' مولانا ابوہریرہ' مولانا محمد طیب لدھیانوی' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا محمد اعجاز' محمد انور اور مفتی عبدالقیوم دین پوری بھی موجود تھے۔

مدرسہ تجوید القرآن کے زیر اہتمام محفل حسن قرات کا انعقاد

ڈیرہ اسماعیل خان (بیورو رپورٹ) گزشتہ روز مدرسہ تجوید القرآن تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام محفل

حسن قرات کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ملک کے مایہ ناز قاری محبوب احمد لاہوری اور قاری محمد یامین لاہوری نے سبعہ عشرہ قرات میں قرآن مجید پڑھ کر محفل کو گرمایا جبکہ اس موقع پر مقامی قراء قاری حاجی صحت قاری غلام محمد ملانہ' قاری عبداللطیف اور مدرسہ کے ننھے منے طالب علموں نے قرآن قرات میں پڑھ کر حاضرین سے داد وصول کی۔ محفل کی صدارت محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عنایت اللہ عثمانی نے ادا کئے۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا تعزیتی اجلاس مولانا فقیر اللہ اختر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مبلغ لاہور حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی کی ہمشیرہ' مبلغ بہاولپور مولانا محمد اسحاق ساقی کی والدہ محترمہ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے چچا حاجی منیر احمد میلسوی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی خازن پروفیسر حافظ محمد انور کی خوش دامن اور سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید کی پھوپھی زاد بہن کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں حافظ احسان الواحد' پروفیسر محمد اعظم نفیسی' حافظ محمد معاویہ' امان اللہ قادری' قاری عبدالغفور' مولانا محمد الیاس قادری' مولانا عبدالقدوس عابد اور دیگر نے شرکت کی۔

کوٹ سلطان میں اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ سلطان کا ایک اجلاس جامعہ رحیمیہ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت قاری عبدالغفور رحیمی صاحب نے کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ لیکن موجودہ حکومت کے دور میں ان کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں لہذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کا تدارک کرتے ہوئے ان کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے۔ لہذا لیہ اور اس کے چکوک کے علاوہ پورے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے۔ اجلاس میں حضرت مولانا غلام اکبر صاحب حضرت صوفی محمد اشرف صاحب اور دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔

فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دلے والا ضلع بھکر کا ایک خصوصی اجلاس جامع مسجد حضوری میں ہوا۔ جس کی

صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دلے والا کے امیر حضرت مولانا محمد مختاور عثمانی صاحب نے کی۔ اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قادیانیت کا فتنہ امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج ہے۔ لہذا تمام عالم اسلام کو چاہئے کہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرے۔ اجلاس میں علاقے کی دینی وسیاسی شخصیت جناب میاں محمد عبداللہ میانہ صاحب کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر مرحومہ کے لئے دعا کی گئی۔ بعد ازاں صوفی عبدالمجید ساجد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے ان کے گھر جاکر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔

لیہ میں اجلاس

لیہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ کا ایک خصوصی اجلاس موتی مسجد لیہ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ نے کی۔ اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ ایک سازش کے تحت پھر سر اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی مثال دو دن قبل پیر جگی کے علاقہ میں ہوئی کہ قادیانی حضرات نے پیسے کے بل بوتے پر چک ۷۰ ٹی ڈی اے کے امام مسجد حافظ منظور احمد اور دوسرے سکول ٹیچر رحیم بخش پر مقدمہ کرادیا۔ الحمدللہ! مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے فوراً اعلیٰ افسران سے رابطہ کر کے ان حضرات کو رہا کروا دیا۔

کنری مجلس کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت میاں عبدالواحد صاحب نے کی۔ اجلاس میں حکومت کو موجودہ صوبائی و قومی انتخابات ۲۰۰۲ء کے سلسلے میں اہم مسئلے کی جانب حکومت کی توجہ دلائی کہ قادیانیوں پر خاص نظر رکھی جائے۔ اس لئے یہ ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہیں کہ کنری شہر میں قادیانی زیادہ سرگرم ہونے کی کوشش میں ہیں۔ اجلاس میں شرکت کرنے والے خادم ختم نبوت عبدالرشید راجپوت، سہیل اصغر ابراہیم، ڈاکٹر محمد رفیق، مولانا محمد منشاء، مولانا محمد الیاس اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

او، سی، ایس کا کنری میں قادیانی انچارج

کنری شہر میں O.C.S کے انچارج عبدالوہاب ولد عبداللطیف قادیانی جو کہ یہاں کہ O.C.S کا انچارج ہے۔ اس کے پاس پارسل اور ڈاک وغیرہ آتی ہیں اور یہاں کنری شہر سے پھر واپس ملک میں یا غیر ملک میں جاتے ہیں۔ کنری شہر کے علماء اور سیاسی و مذہبی جماعتوں میں تشویش پائی جارہی ہے کہ O.C.S کا ذمہ دار ایک قادیانی کا

ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ لہٰذا اسے تبدیل کیا جائے۔

عمر کوٹ میں قادیانی سازش

عمر کوٹ شہر میں ووکیشنل سینٹر کی عمارت جو کہ ایک سرکاری عمارت ہے اس میں رہائش کریماں زوجہ غلام قادر جو کہ مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔ عمارت میں ڈش چینل لگا رکھا ہے۔ خاص طور ہر جمعہ کے دن ان کے گرو مرزا طاہر مرتد کے پروگرام میں عام طور پر لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور یہ ایک سرکاری عمارت میں کھلم کھلا تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ عمر کوٹ کے علماء کرام' مولانا عبدالرحمٰن جمالی' مولانا محمد مراد' قاری حسن اور کنری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جماعت میاں عبدالواحد' عبدالرشید راجپوت ابراہیم' سہیل اصغر' ندیم خالد' مجاہد اور مولانا مغل' مولانا محمد منشاء مولانا محمد الیاس نوھڑی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سرکاری عمارت کو خالی کروایا جائے اور جو لوگ تبلیغ کے کاموں میں ملوث ہیں ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔

عشرہ ختم نبوت

ختم نبوت کانفرنسوں کی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ کی یاد میں عشرہ ختم نبوت منانے کا اہتمام کیا گیا جس کی رپورٹ یہ ہے :

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱ اگست ۲۰۰۲ء کو جامعہ قادریہ کی عظیم الشان جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی عالمی مجلس رحیم یار خان کے امیر مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور جامعہ قادریہ کہ مہتمم بزرگ عالم دین مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب نے کی۔ کانفرنس کی صدارت سراج السالکین امام الاولیاء والفقراء پیر طریقت حضرت میاں سراج احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ دین پور شریف نے فرمائی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکرٹری' نامور خطیب حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا' مولانا صاحبزادہ سعید احمد سراجی نے خطاب کیا۔ مولانا صاحبزادہ قاضی شفیق احمد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ حضرت مولانا حافظ احمد بخش مبلغ رحیم یار خاں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پورے ضلع اور شہر میں تبلیغی دورہ کیا۔ وسیع پیمانے پر کانفرنس کی تشہیر کی گئی

تھی۔ بھرپور حاضری تھی' جامع مسجد کا صحن اور مدرسہ کے برآمدے و چھتیں تک سامعین سے بھری ہوئی تھیں' معروف نعت خواں جناب عبدالرحیم ساجد نے نظم پیش کی۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا قاضی عزیزالرحمٰن صاحب کے نوعمر بھانجا کی قرآن مجید حفظ کرنے پر دستاربندی کرائی گئی۔ رات ایک بجے حضرت مخدوم الصلحاء مولانا میاں سراج احمد دین پوری دامت برکاتہم کی ایمان پرور دعا سے کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم ستمبر کو بعد از عشاء جامع مسجد الصادق میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے مدیر ملک عزیز کے نامور شیخ الحدیث اور عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن 'استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی اور عالمی مجلس کے زیراہتمام جامع مسجد الصادق میں قائم مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت سے قرآن مجید حفظ کرنے والے بیسیوں طلباء کی دستاربندی اپنے مبارک ہاتھ سے کرائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس بہاولپور کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی نے انجام دیئے۔ تلاوت حضرت قاری مشتاق احمد صاحب قاری محمد حنیف نے کی۔ نظم و نعت جناب مرید احمد سلیمانی اور جناب قاری محمد حنیف نے پیش کی۔ شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا مفتی ظفر احمد صدر مفتی و ناظم جامعہ باب العلوم' جناب شیر محمد قریشی' حضرت الحاج سیف الرحمٰن' مکرم ریاض احمد چغتائی' جناب محمد معصوم قصوری اور متحدہ مجلس عمل بہاولپور کی پوری قیادت سٹیج پر تشریف فرما تھی۔ جامع مسجد کا وسیع و عریض صحن سامعین سے مکمل طور پر بھرا ہوا تھا۔ بلبل سندھ فخر جمعیت حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی خطابت کی گھن گرج سے بہاولپور کے در و دیوار گونج اٹھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ رات گئے تک پورے جوش و خروش سے کانفرنس جاری رہی۔ کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔ فالحمدللہ!

ختم نبوت کانفرنس بہاولنگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲ ستمبر بعد از عشاء ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نادر شاہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد قاسم رحمانی اور عالمی مجلس علمائے اہل سنت کے سیکرٹری جنرل' خطیب لاثانی حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کے بیانات ہوئے۔ ملک کے نامور نعت خواں حضرت حافظ محمد شریف مچن آبادی' جناب حافظ محمد اسحاق اور قائم

دین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے ناظم اعلیٰ اور بہاول نگر کی معروف مذہبی و سماجی شخصیت حضرت مولانا سعید احمد نے کی۔ کانفرنس رات دو بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا محمد قاسم' حاجی محمد یعقوب' جناب عبیداللہ وٹو' حافظ محمد عمر فاروق' محمد اقبال وارثی' ناصر محمود' شیخ خلیل' جناب غلام حسن نے مثالی خدمات انجام دیں۔ خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کی تلاوت و لحن داؤدی نے لوگوں کو مسحور کیا۔ فالحمدللہ!

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۴ ستمبر کو بعد از عشاء جامع مسجد گول چوک اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے امیر اور اوکاڑہ کے معروف مذہبی رہنما حضرت مولانا قاری محمد الیاس نے صدارت فرمائی۔ عالمی مجلس اوکاڑہ قصور کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی' جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر یادگار اسلاف حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی' حضرت مولانا عبدالمنان عثمانی' حضرت مولانا قاری غلام محمود کے جہاد آفرین' معلومات افزا' بیانات ہوئے۔ آخری خطاب خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کا ہوا۔ رات گئے تک کانفرنس پوری آب و تاب سے جاری رہی۔ مولانا یٰسین گجر' بابا قائم الدین اور صوفی محمد اسحٰق نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ حضرت قاری محمد ابراہیم اور حضرت مولانا قاری سعید احمد صاحب نے تلاوت فرمائی۔ مولانا قاری سعید احمد خطیب جامع مسجد گول چوک اوکاڑہ نے کانفرنس کے مہمانوں کے لئے اپنے رفقاء سمیت بہت اعلیٰ انتظامات کئے ہوئے تھے۔

قصور الہ آباد میں ختم نبوت کانفرنس

قصور کے علاقہ مدرسہ جامعہ رحمانیہ الہ آباد ۵ ستمبر بعد نماز ظہر پروگرام شروع ہوا۔ زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب' منتظم اعلیٰ' مولانا صادق' مولانا عبداللطیف' مولانا عبدالجبار' مولانا عبدالکریم وغیرہ تھے۔ کانفرنس میں مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا عبدالغفور حقانی کا خطاب ہوا۔

قصور میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصور شہر میں ۵ ستمبر بعد نماز عشاء

جامع مسجد انوار التوحید میں منعقد ہوئی۔ جلسہ کی صدارت دینی سیاسی شخصیت حاجی محمد شفیع صاحب نے کی۔ تلاوت قاری عبدالمجید اور قصور مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر جناب قاری مشتاق احمد نے کی۔ کانفرنس کے منتظم اعلیٰ جناب میاں محمد معصوم انصاری‘ حاجی شبیر احمد مغل اور فہد سعید اور اللہ دتہ مجاہد تھے۔ کانفرنس میں لاہور کے مبلغ حضرت مولانا عزیزالرحمن ثانی اور سردار آصف احمد علی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب کیا۔ نعت رسول مقبول محمد ابوبکر گوجرانوالہ اور محمد اسحق بابا قائم دین نے پیش کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد میں ۶ ستمبر کو منعقد ہوئی۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کانفرنس میں شرکت کے لئے جب تشریف لائے تو شہر سے باہر سینکڑوں ختم نبوت کے رضاکاروں اور جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں آپ کو شہر لایا گیا۔ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد مہمان اور مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا اللہ وسایا نے مرکز کی نمائندگی کی۔ راولپنڈی مجلس کے مبلغ حضرت مولانا محمود الحسن نے ہفتہ بھر مقامی مجلس کے رہنماؤں کی معیت میں سو سے زائد کوہاٹ کی مساجد میں بیان کئے۔ اس سے پورا شہر جاگ اٹھا۔ کانفرنس کی حاضری مثالی تھی۔ جمعہ سے لیکر مغرب کے قریب تک کانفرنس جاری رہی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی شرکت نے کانفرنس کو روحانی اور معنوی طور پر کامیاب بنادیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے تمام رہنماؤں اور کارکنوں نے جناب صوفی محمد علی کی قیادت میں کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کردیا تھا۔ فالحمد للہ! حق تعالیٰ نے ان رفقاء کی مخلصانہ کوششوں کو بار آور کیا اور کانفرنس مثالی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ

۶ ستمبر بعد از عشاء جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ میں شیخوپورہ کی معروف مذہبی و روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد عالم صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کی زیر صدارت کانفرنس منعقد ہوئی۔ خطیب اہل سنت حضرت مولانا عبدالغفور حقانی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا عزیزالرحمن ثانی مبلغ مجلس لاہور‘ حضرت مولانا سرور شعیب کے بیانات ہوئے۔ فلحمدللہ!

ختم نبوت کانفرنس پشاور

حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پشاور میں چوک قصہ خوانی میں سالانہ ۲۸ ویں یوم ختم نبوت کے موقع پر ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے گزشتہ ۲ ماہ میں ۴۰ مساجد میں ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے موضوعات پر مختصر اوقات کے پروگرام کئے گئے۔ اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ ہزار روپے مالیت کا لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ بالآخر ۷ ستمبر کو یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جو کہ حسن انتظام وترتیب کا بہترین نمونہ تھی اور حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان رہبر طریقت وشریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت کی وجہ سے جلسہ پر انوار وبرکات کا ہالہ ہر شریک کانفرنس نے محسوس کیا۔ کانفرنس کی ابتداء حضرت امیر مرکزیہ کی اجازت سے تلاوت کلام پاک سے کی گئی۔ تلاوت کی سعادت قاری فضل خالق نعمانی و قاری کامران پشاوری نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت قاری عبدالمجیب نے پیش کی۔ جلسے کا پہلا خطاب مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ مجلس راولپنڈی کا ہوا۔ مفتی صاحب نے بہترین انداز میں قادیانیت کا ردّ کیا اور خاتم المرسلین محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت پر مدلل مختصر بیان کیا۔ دوسرا خطاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشرو اشاعت حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے کیا' طوفانی صاحب نے براعظم یورپ خصوصاً انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد پر بھرپور خطاب کیا اور حالیہ ''انٹرنیشنل ختم نبوت'' کانفرنس کی تاریخی کامیابی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ جس سے شرکاء کانفرنس میں دینی ولولہ بیدار ہوا اور زبان خلق نعرہ تکبیر کی صورت میں گونجی اور جلسہ گاہ تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گلزار بن گئی۔ طوفانی صاحب کے خطاب کے بعد ہدیہ نعت حضور سرور کونین ﷺ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مولانا اکرام اللہ جان قاسمی' ناظم نشرواشاعت پشاور نے قراردادیں پیش کیں۔ جن کی تائید تمام شرکاء اجلاس نے ہاتھ اٹھا کر کی۔ اس کے بعد مولانا نورالحق نور ناظم اعلیٰ مجلس (پشاور) نے شاہین ختم نبوت مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب زید مجدہ کو دعوت خطاب دی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے حضرت امیر مرکزیہ سے اجازت لیکر ابتداء کی اور ختم نبوت کے مسئلہ میں الہامی دلائل کا انبار لگادیا۔ آپ کا خطاب سوز دروں کا آئینہ دار تھا آپ نے وطن عزیز میں قادیانیوں کی سرکاری سرپرستی' آئینی خلاف ورزیوں پر خاموشی اور کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کے تقرر پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور اس رویہ کی بھرپور مذمت کی۔ آپ نے کہا کہ پنجاب میں ایک پارٹی نے قادیانی مرتد (انعام باری) کو بحیثیت مسلمان پارٹی کا ٹکٹ دیا ہے جو کہ سراسر آئین کی خلاف ورزی اور حضور ختمی مرتبت ﷺ سے غداری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی نہ صرف ناموس رسالت ﷺ کے دشمن ہیں بلکہ وطن عزیز پاکستان کے بھی دشمن

ہیں۔ یہ مذہب کے نام پر ایک سیاسی ٹولہ ہے جس کے سیاسی عزائم میں اہم منصوبہ اکھنڈ بھارت ہے جس میں خدانخواستہ وطن عزیز پاکستان کی آزاد اور جداگانہ حیثیت ختم کر کے پھر اسے ہندوستان میں شامل کرنا ہے۔ جس کے ثبوت تاریخی دستاویزات سے ثابت ہیں۔ انہوں نے موجودہ حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دے کیونکہ اللہ رب العزت کبھی بھی اپنے محبوب خاتم النبیین محمد عربی ﷺ کے گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کو معاف نہیں کرتا۔ آخر میں انہوں نے اہل پشاور کو کامیاب ختم نبوت کانفرنس پر مبارکباد دی اور ترغیب دی کہ تحفظ ختم نبوت کے کام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

آخر میں حضرت امیر مرکزیہ نے دعا فرمائی تمام امت کی کامیابی' اسلام کے غلبے' پاکستان کی حفاظت اور ختم نبوت کے کام کی توفیق کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اللہ رب العزت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی تمام دعائیں امت محمدیہ کیلئے قبول فرمائے۔ آمین!

نوٹ: قائد انقلاب اسلامی حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ' لاہور میں گرفتاری اور دیر سے رہائی کی بنا پر کانفرنس میں شرکت نہ فرما سکے۔

قراردادیں

یوم ختم نبوت کانفرنس ۷ ستمبر ۲۰۰۲ء چوک قصہ خوانی پشاور

۷ ستمبر کا تاریخ ساز دن اپنے پس منظر میں ایک صدی پر محیط عظیم قربانیوں' قید و بند' ہتھکڑیوں اور بیڑیوں' لمبی جیلوں اور شہادتوں سمیت بے شمار صعوبتیں اپنے جلو میں رکھتا ہے۔ اس دن امت مسلمہ کی تحفظ ختم نبوت کیلئے دی گئی عظیم اور بے دریغ قربانیاں ثمربار ہوئیں اور پاکستان قومی اسمبلی میں انگریز کے خودکاشتہ پودے مرزا غلام قادیانی اور اس کی معنوی ذریت کو ان کے قرآن و سنت و اجماع امت کے خلاف کفریہ عقائد اور امت مسلمہ کے خلاف مذموم عزائم و مقاصد کی بناء پر ان کے سربراہ کے ساتھ طویل بحث کے بعد انصاف کے جملہ تقاضے پورا کرنے کے بعد متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا:

۱......... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء کے قائدین کارکنوں اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ جن کی بے مثال قربانیوں اور جدوجہد کے طفیل ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں ان کی ارتدادی سرگرمیوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔

۲............ یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرکے شمع رسالت کے پروانوں کی دل آزاری نہ کی جائے۔ اور انہیں تمام حساس اور کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے۔

۳............ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کا پابند بنایا جائے۔

۴............ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی بھرپور مذمت اور حکومتی رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

۵............ علاقہ ہشت نگری میں وارث خان نامی قادیانی ارتدادی سرگرمی میں ایک ہفتہ قبل گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ۲۹۵ اے اور ۲۹۸ سی کے تحت اسے سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی قادیانی توہین رسالت پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنے کی جرات نہ کرسکے۔

۶............ یہ عظیم الشان اجتماع پاکستان میں اکثر این جی اوز کی اسلام کے خلاف قادیانیت کی حمایت بہائیت اور عیسائیت کی پرچار اور امدادی کاموں کے آڑ میں ہونے والی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بھرپور مذمت کرتا ہے۔ حکومت ایسی تمام این جی اوز پر پابندی لگائے۔

۷............ یہ عظیم الشان اجتماع کشمیر' افغانستان' فلسطین' لیبیا اور عراق کے سلسلے میں امریکہ اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

۸............ یہ عظیم الشان اجتماع دہشت گردی کے نام پر دینی مدارس مذہبی تنظیموں اور علماء کرام کے خلاف امریکی دباؤ کے تحت شروع کئے گئے۔ پروپیگنڈے کی مذمت کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ پاکستان اور دنیا بھر میں کسی بھی دہشت گردی سے علماء کرام کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ علماء کرام تو خود دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانے کی پاداش میں وطن عزیز کے کونے کونے میں آئے دن دہشت گردی کا شکار ہورہے ہیں جبکہ حکومت صرف تماشہ دیکھتی ہے۔

۱۰............ یہ عظیم الشان اجتماع جامع مسجد سنٹرل جیل کی شہادت پر حکومتی اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد مذکور کو قدیمی بنیادوں پر تعمیر کیا جائے اور ملک بھر میں مساجد اور مدارس کو سڑک' پل اور پارک کی آڑ میں شہید کرنے کا پروگرام ترک کیا جائے۔ کیونکہ یہ شعائر اللہ کی بے حرمتی اور اللہ کے قہر و غضب کو للکارنا ہے۔

مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی اجتماعات سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا غلام

بقیہ صفحہ 63 پر

ادارہ

قافلہ آخرت

مولانا عبدالحمید قادریؒ کا سانحہ ارتحال

گزشتہ ماہ معروف عالم دین' بزرگ رہنما حضرت مولانا عبدالحمید قادری انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالحمید قادری بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ زندگی فقر و فاقہ میں گزاری۔ درویش منش بزرگ تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں آپ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جمعیت علماء پاکستان میں کام کیا۔ ایک زمانہ تک لاہور کے در و دیوار ان کی خطابت سے گونجتے رہے۔ ختم نبوت کانفرسہائے چنیوٹ' چناب نگر' لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سٹیج کو رونق بخشتے رہے۔ طبیعت میں اعتدال تھا۔ مسلک کے تمام تر اختلافات کے باوجود ہمیشہ ان میں اتحاد کے داعی رہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کے دست و بازو تھے۔ حق تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور رحمت حق ان کی تربت پر موسلادھار بارش کی طرح نازل ہو۔ آمین!

مولانا ظہور احمد صاحب انتقال کر گئے

خانقاہ سراجیہ کے سابق امام و مدرس گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ مولانا ظہور احمد صاحب جناب صوفی شیر محمد زرگر میانوالی والوں کے فرزند تھے۔ اور یہ گھرانہ حضرت مولانا گل شیر شہیدؒ و حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ کا میزبان رہا ہے۔ مولانا ظہور احمد خیر المدارس ملتان کے فارغ تھے۔ ایک قابل مدرس تھے۔ ۱۹۸۲ء میں حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر بطور مدرس خانقاہ سراجیہ پڑھاتے رہے۔ انتہائی نیک اور صالح انسان تھے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائیں۔ آمین!

حضرت مولانا علامہ لطیف احمد کا انتقال

جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے علامہ لطیف احمد ۲ ستمبر کی شام لاہور میں انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت

مولانا فضل احمد بانی جامعہ کے صاحبزادے اور مولانا محمد قاسم قاسمی کے بھائی تھے۔ مرحوم کافی عرصہ سے بیمار تھے۔ علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا مگر وقت موعود آن پہنچا۔ آپ کا جنازہ فقیر والی لایا گیا۔ تاریخ کا مثالی جنازہ ہوا۔ والد مرحوم کے پہلو میں محو استراحت ہوئے۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا مرحوم کے ورثاء سے تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس کی نمائندگی کے لئے جنازہ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

حاجی منیر احمد کا سانحہ ارتحال

حاجی منیر احمد میلسوی نیک اور صالح انسان تھے۔ دعوت و تبلیغ میں فنا تھے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہتے۔ چار ماہ کے لئے تبلیغی جماعت میں چل رہے تھے کہ جہلم میں وقت موعود آن پہنچا۔ غربت و مسکنت اور گھر سے باہر لیکن اللہ کے راستے میں موت آئی۔ موصوف من مات فی سبیل اللہ فھو شہید کا مصداق بنتے ہوئے شہادت سے رتبہ سے موصوف ہوئے۔ تبلیغی احباب نے غسل اور کفن دیا۔ جہلم میں نماز جنازہ ادا ہوئی پھر میت کو رائے ونڈ لایا گیا جہاں ہزاروں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں میلسی جنازہ ہوا۔ گویا عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے رشتہ میں چچا اور مجلس بہاول نگر کے مبلغ مولانا قاسم رحمانی کے ماموں تھے۔ ادارہ لولاک تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ قارئین سے بھی درخواست دعا ہے۔

بقیہ سرگرمیاں

مصطفیٰ نے ڈاور میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ مولانا عبدالقیوم' مولانا ظفر اللہ خان' مولانا عابد حسین خان کے بھی خطابات ہوئے۔ جامع مسجد سرووالا میں یوم صدیق اکبرؓ کے سلسلہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جہاں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی جھوٹے مدعیان نبوت اور مرتدین کے مقابلہ میں جہادی سرگرمیوں پر تفصیلی خطاب کیا۔

جامع مسجد احمد نگر میں آپ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور ایک اجلاس کی صدارت فرمائی۔ جامع مسجد تقویٰ میں ختم قرآن کی ایک تقریب سے خطاب کیا اور ختم قرآن کرنے والے طلباء کی دستاربندی کرائی۔ حضرت مولانا عابد حسین اور مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے مدرس قاری عبدالرحمن شاکر مدرسہ تعلیم القرآن طیبہ' میں ختم قرآن کے سلسلے میں مدرسہ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ جلسہ سے مولانا محمد رفیق جامی اور دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ جلسہ میں مدرسہ سے فارغ ہونے والے طلباء کی دستاربندی کرائی گئی۔

ادارہ

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے
دو کتابوں کا آنا
ضروری ہے

نام کتاب : علمی محاسبہ

مصنف : حضرت قاضی مظہر حسین صاحب

صفحات : ۴۳۲

ناشر : تحریک خدام اہل سنت والجماعت چکوال

جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے بعض نظریات اہل سنت والجماعت سواد اعظم کے نظریات سے متصادم تھے۔ جناب مودودی صاحب کی بعض تعبیرات امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ اکابر کی تعبیرات سے یکسر مختلف تھیں۔ اکوڑہ کے جناب مفتی محمد یوسف صاحب نے جناب مودودی صاحب کی وکالت میں قلم اٹھایا اور ایک کتاب علمی جائزہ مرتب کرڈالی جس کا سید مودودی صاحب کے حلقہ میں بہت خیر مقدم کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں اسے تقسیم کیا گیا۔ قائد اہل سنت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال نے علمی جائزہ کے جواب میں علمی محاسبہ تحریر فرمائی۔ جس میں سید مودودی صاحب اور مفتی محمد یوسف صاحب کی فروگزاشتوں اور دور ازکار تاویلات کا مدلل جواب دیا گیا۔ اب دوبارہ خوبصورت ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔

نام کتاب : محمد عربی ﷺ کی حیات طیبہ کا انمول تحفہ

مصنف : حافظ نعیم شہزاد انصاری

صفحات : ۳۳۶

قیمت : ۱۶۵ روپے

ناشر : کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ ملتان

زیر نظر کتاب پر متعدد علماء کرام اور پروفیسر حضرات کی تقریظات ہیں۔ نو عمر مصنف نے اس کتاب کے چھ ابواب مقرر کر کے آپ ﷺ کی مکمل زندگی کے جستہ جستہ حالات کو جمع کر کے اپنے لئے توشہ آخرت بنایا ہے۔ مکتبہ مجیدیہ نے ظاہری اعتبار سے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ ظاہری و معنوی اعتبار سے یہ کتاب دیدہ زیب ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

علمائے اہل حدیث و دیگر اہل علم سے درخواست

الف...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے "**احتساب قادیانیت**" کے نام سے گزشتہ صدی کے مرحوم اکابر علمائے اسلام کی رد قادیانیت پر کتب کو شائع کرنا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک سات جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ آٹھویں اور نویں جلد میں فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے رد قادیانیت پر جملہ رسائل کو یکجا کرنا مقصود ہے۔ نصف سے زائد رسائل پر جدید حوالہ اور تخریج کا کام مکمل ہو کر کمپوزنگ ہو رہی ہے۔

ب......... ہمیں اس وقت پریشانی اور مشکل یہ لاحق ہے کہ مولانا مرحوم کے یہ سات رسائل میسر نہیں آرہے:

(۱)...... ہفوات مرزا (۲)...... صحیفہ محبوبیہ (۳)...... زار قادیانی (۴)...... قادیانی مباحثہ دکن (۵)...... تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار (۶)...... تحفہ احمدیہ (۷)...... مکالمہ احمدیہ

آپ میں سے جن حضرات کے پاس یہ رسائل موجود ہوں اطلاع دیں ہم آدمی بھیج کر فوٹو کاپی کرالیں گے یا اگر ممکن ہو تو عمدہ فوٹو کرا کر ارسال فرمائیں۔

تمام خرچہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ انتہائی ضروری دینی فریضہ سمجھ کر تعانوا علی البر کے تحت تعاون فرمائیں۔ ہم پر بہت احسان ہوگا۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

جواب و رابطہ کیلئے:

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کی اپیل!

* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدالتوں میں قادیانی، مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے ذریعہ سینکڑوں علماء کو ہر سال قادیانی 'بہائی' گوہر شاہی اور یوسف کذاب جیسے گمراہ فرقوں کے مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں تالیف و تصنیف کا شعبہ 'اور عالمی لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ 'مبلغین 'تبلیغی دفاتر 'لٹریچر 'ہفت روزہ ختم نبوت' ماہنامہ لولاک کے ذریعہ تبلیغ واشاعت و حفاظت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ: زکوٰۃ 'صدقات 'عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔

نوٹ: مجلس زکوٰۃ وصدقات کی رقوم اپنے زیر انتظام مدارس دینیہ پر صرف کرتی ہے۔ اس لئے رقم دیتے وقت مد کی صراحت فرمائیں۔ اور مقامی مبلغین کو دے کر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

امیر مرکزیہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم	نائب امیر مرکزیہ: حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی صاحب مدظلہ	مرکزی ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون:514122

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

اسلام زندہ باد

ختم نبوۃ زندہ باد

31 اکتوبر

یکم نومبر

2002

۲۴ ۲۵

شعبان ۱۴۲۳ھ

بروز

جمعرات

جمعۃ المبارک

فرما گئے یہ ہادی

لانبی بعدی

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

۲۱ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ

حضرت مولانا

خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

رد قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان**

فون نمبرز

ملتان — 061/514122

چناب نگر — 04524/212611

http://www.lolaack.clickhere2.net